یا علیؑ مدد

دشمنان علیؑ مردہ باد

شیعان علیؑ زندہ باد

# رسالہ

## علیؑ ولی اللہ کلمہ اور اذان میں

اور

## مسئلہ بداء

اس رسالہ میں کلمہ اور آذان اور مسئلہ بداء میں اہلسنت کی
کی طرف سے شیعوں پر کیے گئے اعتراضات کا
قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیا گیا ہے

از قلم حقیقت رقم

شیر پاکستان خادم مذہب علی شاہ مرداں

وکیل آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

۱

دشمنانِ علیؑ مردہ باد　　　یا علیؑ مدد　　　شیعیانِ علیؑ زندہ باد

# رسالہ

## علیؑ ولی اللہ کلمہ اور آذان میں

اور

## مسئلہ بداء

اس رسالہ میں کلمہ اور آذان اور مسئلہ بداء میں اہلسنت کی طرف سے شیعوں پر کیے گئے اعتراضات کا قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیا گیا ہے


از قلم حقیقت رقم
شیر پاکستان خادم مذہب علیؑ شاہ مردان
وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## غرض تالیف رسالہ ہذا دفاعی اور جوابی کاروائی ہے

اس زمانہ میں ہمارے اہلسنت احباب نے مذہب شیعہ سے لوگوں کو نفرت دلانے کی خاطر مسئلہ کلمہ اور اذان اور بدار کو سہارا بنایا ہوا ہے اور کلمہ میں زیادتی کا شیعوں پر الزام لگا کر دیانت اور انصاف کا جنازہ نکالا ہوا ہے کلمہ توحید اور رسالت جس طرح شیعہ لوگ پڑھتے اور جتنے الفاظ اور حروف پر انکا کلمہ مشتمل ہے اتنا ہی اہل سنت پڑھتے ہیں پس شیعوں پر کلمہ میں زیادتی کا الزام سفید جھوٹ ہے، اور کلمہ ولایت جو شیعیان علیؑ پڑھتے ہیں وہ کلمہ توحید اور رسالت میں زیادتی نہیں ہے بلکہ وہ ایک الگ مستقل کلمہ ہے اور کلمہ توحید رسالت کے بعد فوراً اسکا پڑھنا اسی طرح ہے جس طرح توحید و رسالت کے بعد مولیٰ علیؑ کی ولایت ہے ہم نے اس رسالہ میں کلمہ ولایت اور اذان میں علیؑ ولی اللہ اور مسئلہ بدار سے قرآن اور سنت کی روشنی میں بحث کی ہے، اور شیعیان علی کے عقیدہ کو ان تینوں مسائل میں واضح کرنے کی کوشش کی ہے، اور تمام مسلمان بھائیوں کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر دعوت فکر دی ہے کہ ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے حضور میں جواب دینا ہے، ہیرا پھیرا سے سوائے ذلت کے اور کسی کو کچھ نصیب نہ ہوگا، آخر میں میری دعا ہے کہ حق تعالیٰ اس رسالہ کے مضامین سے امت مسلمہ کے بھٹکے ہوئے افراد کو ہدایت نصیب کرے،

شیر پاکستان خادم مذہب علی شاہ مردان وکیل آل محمدؐ
علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق ۱۱/۴/۹۱



## فہرست مطالب رسالہ ھذا

— شیعوں کے کلمہ کے خلاف سنی علماء کی واویلا
— علماء اہل تشیع اور اہلسنت کے نزدیک کلمہ اسلام ایک ہے
اور سنی ملاں اسکے خلاف جو کچھ کہتا ہے وہ سفید جھوٹ ہے۔ ص۵
— علیؑ کی ولایت پر نبی کریم کے اصحاب سے بیعت لینے کا ثبوت، ص۶
— کلمہ توحید و رسالت کے ساتھ کلمہ ولایت کو لکھنا سنت انبیاء ہے ص۷
— اعتراض، اگر کلمہ توحید اور رسالت مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے، تو پھر شیعہ کلمہ ولایت کو کیوں پڑھتے ہیں۔ اسکا منہ توڑ جواب ص۹
— کلمہ ولایت میں لفظ بلافصل کو امام حسنؑ نے پڑھا ہے اور اس اسکا ثبوت ص۱۰
**کلمہ ولایت پر میر صاحب کا نواصب سے فیصلہ کن مناظرہ ص۱۲**
— علیؑ کے نام کا ثبوت قرآن پاک سے ۔ علیؑ کی ولایت کا ثبوت قرآن سے ص۱
— علیؑ کی ولایت کا ثبوت حدیث پاک سے ۲۰ عدد کتب کا حوالہ ص۱۵
— سنی علماء کا اقرار کہ حدیث ولایت۔ علیؑ کی ولایت پر نص محکم ہے۔ ص۲۱
علیؑ کے وصی رسولؐ ہونے کا ۲۴ کتب اہلسنت سے ثبوت۔ ص۲۲
علیؑ کے خلیفہ رسول ہونے کا ۱۹ عدد کتب اہل سنت سے ثبوت ص۲۵
ملاں ازم کی طرف سے میر صاحب کا گھراؤ اور بلافصل کا ثبوت مانگنا
بلافصل کا ثبوت قرآن پاک سے، ص۲۸
تقریب استدلال آیت انما ولیکم اللہ سے، اور لفظ بلافصل کا رٹنا ص
کتب اہلسنت سے علیؑ کی خلافت بلافصل کا ثبوت، ص۳۱
مولیٰ علیؑ کی خلافت بلافصل کا ثبوت حدیث رسول کی روشنی میں، ص۳۲

## باب الاذان لا عمر نے آذان سے حی علی خیر العمل نکالا ہے ۔ ص۴۱

صحابہ کرام اور آل نبی آذان میں حی علی خیر العمل پڑھتے تھے ، ص۴۳
اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا داخل کرنا امیر عمر کی بدعت ہے ۔ ص۴۵
عمر کا اپنا اقرار کہ یہ الصلوٰۃ خیر من النوم بدعت ہے ، ص۴۶
اہل سنت کی آذان وحی خداوندی سے نہیں بلکہ نو مسلموں کے خوابوں سے نازل ہوئی ہے ، آذان میں علی ولی اللہ کے مسئلہ پر میر صاحب ص۵۰
کا فیصلہ کن مناظرہ ۔ آذان میں علیؑ ولی اللہ کا ثبوت قرآن پاک سے ص۵۱
ملاؤں کی طرف سے بلالی آذان کا بار بار حوالہ ۔ اور اسکا جواب ص۵۳
ملاں ازم کی طرف سے بدون قصد جزئیت کا رولا ۔ ص۵۴
آذان میں علیؑ ولی اللہ کے بارے علامہ مجلسی اور صاحب جواہر کا فیصلہ ص۵۵
آذان میں علیؑ ولی اللہ کے پڑھنے کے وجوب کے بارے شیعہ مجتہد کا فتویٰ ص۵۶
شیعوں کی آذان کے بارے مولوی محمد علی کی بدزبانی اور اسکا جواب ص۵۷
من النوم کی صفائی مولوی نے یوں دی جیسے بوسہ بعد از انزال ۔ ص۶۱
سنی فقہ میں بغیر وضو اور غسل کے آذان درست ہے ، ص۶۲
سنی فقہ میں خلفاء کے ناموں کی اجازت ہے کہ آذان میں لئے جائیں ص۶۳
آذان میں خلفاء پر سلام کی بدعت معاویہ نے جاری کی ، ص۶۴

## عقیدہ بداء میں شیعہ سنی علماء کا اتفاق ہے ،

امیر عمر ، کعب الاحبار اور صحابہ کرام سب عقیدہ بداء رکھتے تھے عقیدہ بداء کی صحت کا سنی علماء کی طرف سے اقرار ۔ موسیٰ نبیؑ اور یونسؑ کے قصہ میں صحت بداء کا سنی علماء کی طرف سے اقرار



## اہل تشیع اور اہل سنت کے نزدیک کلمہ اسلام ایک ہے اور اسکے خلاف سنی ملاں جو کچھ کہتا ہے وہ سفید جھوٹ بکتا ہے

ثبوت ملاحظہ کتاب اہل تشیع توضیح المسائل ص۲۴ ذکر مطہرات مسئلہ ۲۱۲ / ۱۷ اسلام ۔ اگر کافر شہادتین یعنی بہ یگانگی خدا و نبوت خاتم الانبیا شہادت بہ ہر زبانی کہ باشد مسلمان میشود

ترجمہ : رہبر شیعیان جہان السید ابوالقاسم خوئی دام ظلہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی کافر یہ دو گواہیاں دے دے اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ : کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق صرف اللہ ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء نبی برحق ہیں اور وہ کافر جس زبان میں بھی خواہ عربی ہو یا اردو ہو جب یہ دو گواہیاں دے تو وہ مسلمان ہو جائے گا ۔

نوٹ ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اور مکاری سے کسی کو ذلت کے سوا اور کچھ نصیب نہ ہوگا ہم تمام عالم اسلام کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ شیعہ مذہب کی کتابوں کو پڑھیں تمام کتب میں یہی لکھا ہے کہ کافر کو مسلمان بنانے کی خاطر مذکورہ کلمہ شہادتین پر ایمان لانا ضروری ہے ۔ البتہ اسکے بعد شیعیان حیدر کرار کلمہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفہ بلا فصل پڑھتے ہیں اور اگر کوئی شخص اس کلمہ ولایت کو نہ پڑھے تو بھی شیعہ لوگ ۔

اسکو جبکہ وہ شہادتین پر ایمان رکھتا ہے مسلمان سمجھتے ہیں جبکہ مولا علیؑ
کا ذکر بھی عبادت ہے اور کلمہ ولایت کا معنی بھی درست
ہے کہ علیؑ اللہ کا ولی ہے اور رسولؐ پاک کا وصی ہے اور
علیؑ نبی پاک کا خلیفہ بلافصل ہے۔ جب یہ معنی درست ہے تو
پھر کلمہ شہادتین کے بعد کلمہ ولایت کے پڑھنے میں کیا حرج
ہے اور کسی ملاں کے پیٹ میں کیوں مروڑ اٹھتے ہیں

## اعتراض: کلمہ ولایت کے زمانہ رسولؐ میں ہونے کا ثبوت پیش کریں

جواب: جو آیات اور احادیث امام علیؑ مرتضیٰ کی ولایت اور خلافت
بلافصل پر دلالت کرتی ہیں وہ سب کلمہ ولایت کا ثبوت ہیں مثلاً
آیت اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ، یا آیت بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ، یا احادیث
ولایت ان سب کی روح اور معنی مشترک کلمہ ولایت ہے۔

## اعتراض: کیا علیؑ کی ولایت پر بھی نبی کریم کی کسی نے بیعت کی ہے

جواب: صحابہ کی گواہی کہ ہم نے علی کی ولایت پر نبی کریم کی بیعت کی تھی
۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص ۲۴۸ باب ۵۶
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ ص ۔۔ المودۃ الرابعہ

عتبہ بن عامر الجھنی قال بایعنا رسول اللہ علی قول ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد نبیہ وعلیا وصیہ فای من الثلثۃ
ترکناہ کفرنا عقبہ بن عامر صحابی کہتا ہے کہ ہم نے رسول اللہ کی بیعت اس
قول پر کی تھی کہ ہم خدا تعالیٰ کو معبود برحق مانیں گے اور محمدؐ مصطفیٰ



کو نبیؐ برحق اور علی مرتضیٰ کو نبی پاک کا وصی برحق مانیں گے اور ان تینوں چیزوں
میں سے جس ایک کو بھی انکار کریں گے تو ہم کافر ہونگے۔

## عالم اسلام کو دعوت فکر و انصاف

مذکورہ حدیث کو اہل سنت کے دو علماء نے لکھا ہے ایک الحافظ
سلیمان بن ابراہیم حنفی نے اور ایک سید علی ہمدانی شافعی نے اور اس حدیث
سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص امام علی مرتضیٰ کو وصی رسولؐ نہ مانے وہ کافر
ہے۔ اس فرمان رسول کے بعد اب فیصلہ کرنا اہل سنت علماء کے اپنے
ہاتھوں میں ہے کلمہ علی ولی اللہ اتنا متبرک کلمہ ہے کہ گزشتہ انبیاء بھی اس
کلمہ کو محمد رسول اللہ کے بعد ضرور پڑھتے تھے ثبوت عنقریب آ رہا ہے

## اعتراض کلمہ شہادتین کے بعد کلمہ ولایت کو شیعہ اپنی کتب میں کیوں لکھتے ہیں

جواب: کلمہ شہادتین کے بعد کلمہ ولایت کو بھی لکھنا یہ سنت انبیاء ہے اور
جو کام انبیاء کریں اسکو دوسرے لوگ بھی کر سکتے ہیں۔

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص ۱۴۷ ج ۵ ذکر محمد بن حماد مؤلف
احمد بن حجر العسقلانی۔ اختصار کی خاطر ترجمہ ہی ملاحظہ ہو راوی کہتا
ہے کہ مجھے ہشام بن عبد الملک نے حجاز سے اپنے پاس شام
میں بلایا اور میں نے مقام بلقاء میں ایک سیاہ پہاڑ دیکھا جس پر
کچھ لکھا تھا جو میں نہ پڑھ سکا عمان میں داخل ہوا اور لوگوں سے ایسے شخص کو دریافت
کیا جو عبرانی اور پہاڑ والے پرانی تحریرات کو۔

پڑھ سکے ۔ مجھے ایک بہت بوڑھے شخص کے بارے نشان دہی کی گئی ۔ میں اسکے
پاس پہنچا اور اسکو سوار کر کے اس پہاڑ پر لایا اور اسکو وہ تحریر دکھائی
اس نے پڑھ کر تعجب کیا اور مجھے کہا کہ کوئی چیز لاؤ میں اسکا ترجمہ کر کے
آپکو دیتا ہوں میں ایک چیز لایا اس نے کہا کہ اس پتھر پر عبرانی زبان
میں یہ لکھا ہے ۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَکَتَبَہٗ مُوْسٰی بْنُ عِمْرَانَ بِیَدِہٖ

کہ خدا تعالیٰ معبود برحق ہے اور محمدؐ اسکا رسول ہے اور
علی اسکا ولی ہے یہ کلمہ موسیٰ بن عمران نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے ۔

نوٹ ارباب انصاف جب کلمہ شہادتین کے بعد کلمہ علی ولی اللہ حق تعالیٰ
کے رسول اپنے ہاتھوں سے لکھتے تھے تو اگر شیعان حیدر کرار بھی اپنی کتابوں
میں اسی طرح لکھ دیں تو کیا حرج ہے اور ناصبی ملاؤں کے پیٹ میں
مروڑ کیوں اٹھتے ہیں کلمہ ولایت پر تنقید کرنا نواصب ملاؤں کے
اولاد ملالہ ہونے کا اور منافق ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے ۔ کلمہ
شہادتین کے بعد کلمہ ولایت کو پڑھنا اگر کوئی جرم ہے تو تو ناصبی
ملاں قرآن و حدیث سے اسکا ثبوت پیش کریں کیونکہ منع ثبوت کی محتاج
ہے نہ کہ جواز اور اباحت دلیل کی محتاج ہے مگر ہمیں افسوس
ہے کہ وہ ملاں جنکو نہ اپنی ماں کا علم ہے اور نہ ہی اپنے باپ کا پتہ
ہے وہ بھی ہمارے لئے ماں کے مفتی بن گئے ہیں اور کلمہ ولایت پر تنقید کرتے
ہیں چوہی کو ایک ڈلی ادرک کی ملی تھی وہ پنساری بن بیٹھی تھی اسی طرح یہ
چوڑھے چمار کمینہ لوگ چند حرف دائن کی طرح پڑھ کر ہمارے لئے مفتی بن
بیٹھے ۔ نیم ملاں اور خطرہ ایمان کی مثل ان پر فٹ آتی ہے ۔



## اعتراض جب کلمہ شہادتین ہی مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے تو پھر اسکے بعد شیعہ کلمہ ولایت پڑھ کر بیچارے سنیوں کا دل کیوں دکھاتے ہیں

## جواب اللہ کے انبیاء نے کلمہ ولایت پڑھ کر سنیوں کا دل دکھایا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو ۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن صفحہ ۵۲ پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف آیت ۴۵ مولف نظام الدین نیشاپوری ۔

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صفحہ ۲۲۱ فصل فی فضائل ارشیخ مولف الحافظ الموفق احمد بن محمد المکی الحنفی ۔

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ترجمہ للامام علیؑ من تاریخ مدینہ دمشق صفحہ ۹۷ جلد ۲ مولف الحافظ ابو القاسم بن ریۃ اللہ الشافعی المعروف بابن عساکر ۔

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صفحہ ۸۲ جلد ۱ باب ۱۵ ، ۲

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب صفحہ ۷۵ جلد ۱ باب ۵ مولف ابو عبداللہ محمد بن یوسف القرشی الشافعی ۔

| | |
|---|---|
| ینابیع کی عبارت | عبداللہ بن مسعود کہتا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ میں معراج کی رات جب بیت المعمور میں پہنچا تو وہاں تمام |

انبیاء نے میرے پیچھے صف باندھ کر نماز پڑھی جب میں نے نماز ختم
کی تو اللہ پاک کی طرف سے وحی آئی کہ تم ان تمام انبیاء سے سوال
کرو کہ یہ کس بات پر آپ سے پہلے مبعوث ہوئے تھے ۔

پس میں نے انبیاء سے سوال کیا کہ تم کس چیز پر مبعوث ہوئے تھے
فقالت الرسل علی نبوتك وولایۃ علی بن ابی طالب
تمام انبیاء نے یہ جواب دیا کہ اللہ نے ہمیں مبعوث کیا ہے آپکی نبوت اور علی کی ولایت کے اقرار کرنے پر

نوٹ ارباب انصاف کتاب اہل سنت صواعق محرقہ ص ۱۰۶ مقصد ۵ میں یہ قول عمر بن خطاب لکھا ہے کہ لا یتم الشرف الا بولایۃ علی بن ابی طالب کوئی شرف حضرت علیؑ کی ولایت کے بغیر تمام نہیں ہو سکتا۔ نبوت اور ایمان دونوں شرف ہیں اور یہ علیؑ کی ولایت کے بغیر تمام نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے جو اللہ کے انبیاء اور مؤمنین ہیں وہ کلمہ ولایت پڑھتے ہیں۔ اور جو نواصب اولاد ملالہ اور نکاح جماعت کی پیدائش ہیں انکے لئے یہ کلمہ ولایت جام زہر ہے اس کلمہ کی بحث کے لئے ہمارے قارئین ہماری کتاب کیا ناصبی مسلمان ہیں اور جواب کیا شیعہ مسلمان ہیں کی طرف رجوع کریں اسی میں مزید بحث ہے

## اعتراض علی ولی اللہ کے بعد خلیفۃ بلافصل تو بچارے ناصبوں کے لئے تمری نلٹ کی گولی ہے کیا یہ بلافصل کسی شیعوں کے امام نے بھی پڑھا ہے

## جواب شیعوں کے دوسرے امام حسنؑ نے خلیفۃ بلافصل پڑھا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب معالی السبطین فی احوال الحسن والحسین ص ۴۹ میں لکھا ہے کہ وقت وفات حضرت امام حسنؑ نے اپنا



منہ قبلہ کی طرف کیا اور اپنی آنکھیں بند فرمائیں اور ہاتھ پاؤں کو دراز فرمایا اور پھر کلمہ شہادت کو اس طرح زبان مبارک سے جاری کیا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْخَلِیْفَةَ مِنْ بَعْدِہٖ بِلَا فَصْلٍ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ"

## ملاں جی کلمہ کی زیادتی کا الزام شیعوں پر لگانے سے اور اس ہتھکنڈے بازی سے خلافت ثلاثہ کی جلتی ہوئی چولوں کو پچر نہیں لگ سکتی

ارباب انصاف بحث کلمہ کے محاذ پر ملاں ازم نے اپنے شیخ اول کی طرح کا ذبا اجماعاً دراخانا کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں اور ان امریکیوں کی اولاد نے بے حیائی کی تمام حدیں کراس کر لی ہیں بحث کلمہ میں بات صرف اتنی ہے کہ کلمہ شہادتین کافر کو مسلمان کرنے کے لئے کافی ہے اور چونکہ مسلمان کئی فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اس لئے شیعہ مسلمان اپنا امتیاز قائم کرنے کے لئے کلمہ علی ولی اللہ الخ پڑھتے ہیں اور ملاں ازم نے اس بحث کلمہ میں رنگ روغن اور مرچ مسالہ لگا کر بچارے مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے ماں کا جہاد کرنے کے لیے خولنہ لینز ایک ایک ہوا ہے اور ہم ان اولاد ملالہ پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ تمہاری تقریریں ہمارے خلاف فرمات البعیر یا اصوات الحمیر ہے اور جہارے تیر ہمارے سامنے تمہاری طرح ایک مچھر کی حیثیت نہیں رکھتے: پر ذمدی یاراں نوے نے "ال ہمراوالے دا"

# اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں کلمہ ولایت پر میر صاحب کا نواصب سے فیصلہ کن مناظرہ

ہمارے ایک دوست میر صاحب نے ایک دفعہ ہمیں بتایا کہ عثمان نگر میں میر النواصب کے ساتھ کلمہ ولایت پر مناظرہ ہوا۔ موضوع مناظرہ یہ تھا۔ شیعہ مناظر

عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ قرآن و سنت سے ثابت کرے گا۔

اور سنی مناظر ثلثۃ اصحاب ابوبکر و عمر و عثمان خلیفۃ و مومن قرآن و سنت سے ثابت کرے گا۔

شرائط مناظرہ زبانی طے ہونے کے بعد تحریر ہو گئے اور شہر کے معززین کے دستخط ہو گئے۔ میں نے کہا میر صاحب نہایت اختصار کے ساتھ آپ فرما دیں کہ آپ نے کلمہ ولایت کو قرآن اور سنت سے کس طرح ثابت کیا۔ میر صاحب نے فرمایا کہ میں نے سب سے پہلے مولا علیؑ کا نام قرآن سے دکھایا۔

## علیؑ کے نام کا ثبوت قرآن پاک سے

قرآن پاک پارہ ۱۶ سورۃ مریم آیت ۵۰

وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا

نوٹ۔ اس آیت میں علیؑ کا نام واضح طور پر موجود ہے۔



دوسرا ثبوت | قرآن پاک پارہ ۲۵ سورۃ زخرف آیت ۴
وَاِنَّهٗ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَکِیْمٌ۔

نوٹ:۔ اس آیت میں بھی علی کا نام روشن ہے۔

بقول میر صاحب میں نے جب یہ دو آیات تلاوت کیں تو ملاں اعظم نے شور مچایا۔ میں نے کہا کہ تم اپنی صرفی نحوی ترکیبیں کر کے دیکھ لو۔ میرے مولیٰ کا نام موجود ہے۔ اور زیادہ شور نہ کرو۔ تم نے بھی ابوبکر اور عمر اور عثمان کا نام دکھانا ہے۔ باقی سب ملاں خاموش ہو گئے اور ان کے مناظر نے سوال کیا کہ تم اپنی تفسیر سے اپنے کسی امام کا فرمان پیش کرو کہ اس آیت میں مراد علی بن ابی طالب ہے۔ میر صاحب نے کہا چشم سر آنکھوں پر بقول میر صاحب میں نے تفسیر برھان ص ۱۲۴ نکال کر پیش کر دیا کہ قال ابو عبداللہ وقد تلی ھذا الایۃ وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی الحکیم قال علی بن ابی طالب۔

فرمایا کہ اس آیت میں علی سے مراد علی بن ابی طالب ہے۔

تیسرا ثبوت | پارہ ۱۴ سورۃ الحجر آیت ۴۱
قال ھذا صراط علی مستقیم

اس آیت میں بھی ہمارے مولیٰ علی کا نام روشن ہے۔

بقول میر صاحب ملاں اعظم نے بڑا شور کیا کہ قرآن پاک میں عَلَیَّ لکھا ہے علی نہیں لکھا میں نے کہا چلو تم عَلَیَّ کو صراط عَلَیَّ پڑھ کر اس کی ترکیب نحوی کرو میرے اس سوال کے بعد ملاں آپس میں باتیں کرنے لگے پھر میر صاحب نے کہا کہ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہمارے پہلے امام کا نام قرآن میں ہے اور ہمارے مذہب کا نام بھی قرآن میں ہے ان من شیعتہ لابراھیم

بقول میر صاحب ایک ملاں جو ایک آنکھ سے کانا تھا اس آیت کو سن کر اس نے بہت شور کیا کہ میر صاحب آپ علی بن ابی طالب دکھائیں میں نے کہا تمہیں بھی چیلنج ہے کہ تم قرآن میں محمدؐ بن عبداللہ دکھائیں۔

# علیؑ کی ولایت کا ثبوت قرآن پاک سے

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝ المائدہ ایت ۶۱

ترجمہ :- تمہارا ولی اللہ اور اس کا رسول اللہ ہے اور وہ مومنین بھی تمہارے ولی ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔

# یہ آیت مولیٰ علیؑ کی شان میں نازل ہوئی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۲۹۳ ۔ ایت ولایت
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ج ۶ المائدہ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۴۱۹ ۔ ایت ولایت
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۵۵/۲ ۔ المائدہ ایت ۶۱
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر ص ۵۰/۲
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معالم التنزیل ص ۵۵/۲ برحاشیہ خازن



۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر المظہری ص ۱۴۰/۳ ۔ المائدہ ایت ۶۱
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۱۶۷/۶
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص ۲۲۲/۲
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر دمشقی ص ۷۱/۲ ۔ المائدہ
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۲۲۱/ج۶ مائدہ ایت ۵۵
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۱۸۶/ج۶ پارہ ۹
۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر نسفی ص ۲۲۰/ج۱
۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب القاسمی ص ۵۹/۴ مائدہ ۵۵
۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مواہب القرآن پ ۶ ص ۱۳۸
۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معارف القرآن ص ۱۷۹/ج۳
۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لباب النقول م سیوطی ص ۹۰
۱۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسباب النزول ص ۱۳۸ ۔ المائدہ
۱۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر المنار ص ۲۴۲/۶ ۔ المائدہ
۲۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۷۷ مناقب علیؑ
۲۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۰ باب ۲
۲۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ۲۹۵/۲ مناقب علی
۲۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۳۹۱/ج۶ مناقب
۲۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الفصول المہمہ ص
۲۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب خوارزمی ص ۱۸۶ فصل ۱۷
۲۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ۸۸
۲۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب علی لابن مغازلی ص ۳۱۲

۲۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب صہ ۲۵۰

۲۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صہ ۳۵۷

۳۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین صہ ۱۹۲/۱ باب ۳۹

۳۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ دمشق صہ ۴۰۹

۳۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السؤل صہ ۸۷ فصل ۷

۳۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صہ ۲۹۸

## غرائب القرآن کی عبارت

روی عن ابی ذر انہ قال صلیت مع رسول اللہ ص یوماً صلوۃ الظہر فسأل سائل فی المسجد فلم یعطہ احد فرفع السائل یدیہ الی السماء وقال اللھم اشھد انی سألت فی مسجد الرسول فما اعطانی احد شیئاً وعلی علیہ السلام کان راکعاً فاوما الیہ بخنصرہ الیمنیٰ وکان فیھا خاتم فاقبل السائل حتی اخذ الخاتم فرآہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللھم ان اخی موسیٰ سألک فقال رب اشرح لی صدری الی قولہ واشرکہ فی امری۔ فانزلت قرآناً ناطقاً سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطاناً اللھم وانا محمد نبیک وصفیک فاشرح لی صدری ویسرلی امری واجعل لی وزیراً من اھلی علیاً اشدد بہ ازری فقال ابوذر۔ فواللہ ما اتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الکلمۃ حتی نزل جبرئیل فقال یا محمد اقرأ انما ولیکم اللہ الآیۃ ترجمہ ابی ذر فرماتے ہیں کہ ایک دن نماز ظہر میں نے رسول اللہ کے ساتھ پڑھی پس ایک سائل نے مسجد میں سوال کیا اور اسے کسی نے کچھ نہ دیا سائل نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کیا اور اللہ کے حضور



عرض کی اے خدایا تو گواہ رہے میں نے مسجد رسولؐ میں سوال کیا ہے۔ مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا اور حضرت علیؑ اس وقت رکوع میں تھے پس جناب نے دائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کیا اور اس میں انگوٹھی تھی پس سائل آیا اور انگوٹھی لے گیا، پس نبی کریمؐ نے دیکھا اور اللہ کے حضور میں عرض کی۔ اے خدایا میرے بھائی موسیٰؑ نے تجھ سے سوال کیا تھا کہ خدایا میرا سینہ کھول دے۔ میرے امر کو آسان کر اور میرا وزیر بنا میرے اہل سے میرے بھائی ہارون کو اور اس سے میری کمر کو مضبوط کر اور میرے کار تبلیغ میں اسے شریک کر۔ پس تو نے ان کی قبولیت کی گواہی قرآن میں دی کہ "ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے مضبوط کریں گے" اے خدایا! میں محمدؐ تیرا نبی ہوں۔ میری یہ دعا ہے کہ میرے سینے کو کھول دے، میرے امر کو آسان کر اور میرے لئے بنا میرے اہل سے وزیر علی ابن ابیطالبؑ کو اور اس کے ساتھ میری کمر مضبوط کر۔ ابوذر فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم رسولؐ کے یہ کلمے دعا کے تمام نہیں ہوئے تھے کہ جبرئیل نازل ہوا اور عرض کی یا محمد انما ولیکم اللہ ورسولہ۔

نوٹ:۔ ارباب انصاف بقول میر صاحب میرے ۳۳ عدد حوالہ جات اور غرائب القرآن کی عبارت سن کر مومنین کے چہرے گلاب کے پھول کی طرح کھل گئے اور نواصب کے منہ کملائے ہوئے بینگن کی طرح ہو گئے میں نے للکار کر کہا کہ اس آیت میں ملاں لوگ جو پینترہ بھی بدلیں ہمارے مولا علیؑ کی ولایت ثابت ہے ۲۳۰ عدد کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ یہ آیت ہمارے مولا علیؑ کی شان میں اتری ہے۔ اور ملا ازم کی قیل وقال بے سود ہے۔

# علیؑ کی ولایت کا ثبوت حدیث رسولؐ پاک سے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ص ۵۴/۲ مناقب علی
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوۃ شریف ص ۵۶۵/۲ مناقب علی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ۱۶۵/۲ فصل ۶
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار ص ۲۲ مناقب علی
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبی ص ۸۶
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول ص ۳۸ فصل ۵
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص ۵۹ مناقب علی
۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ ص ۱۰۷/۴ مناقب علی
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب علی للخوارزمی ص ۲۴ فصل ۵
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنوز الحقائق ص ۱۹۱/۲ حرف یا
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۱۱ ط لاہور
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین ص ۵۶ باب ۶
۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ دمشق ابن عساکر ص ۳۸۰ ج ۱
۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب لابن مغازلی ص ۲۲۴ ج ۲۷
۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک للحاکم ص ۱۱۰ ج ۳ مناقب علی
۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۵۹
۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص —
۱۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربی ص ۸۷ مودہ ۹
۱۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۳۴۵/۷



۲۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص علی للنسائی ص ۵۳ حدیث ۸۹
۲۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ باب ص —
۲۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مسند ابوداود الطیالسی ص ۱۱۱ حدیث ۸۲۹
۲۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص ۲۹۱/۲ بحث امامۃ
۲۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۲۵/۲
۲۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ ص ۳۴۱/۱۱
۲۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۱۲۴ مناقب علیؑ
۲۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۱۴/۳ آیت ولایت
۲۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مسند احمد بن حنبل ص ۲۷/۵
۲۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص ۴۲۱/۶
۳۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۶۷ ج ۸

**ترمذی شریف** — عن عمران بن حصین ان النبیؐ قال ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن

ترجمہ:- نبی کریمؐ نے فرمایا کہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور علیؑ ہر مومن کا ولی ہے

**ریاض النضرہ کی عبارت** — عن النبی۔ قال ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن بعدی

ترجمہ:- علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ علیؑ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

نوٹ:- یہ حدیثیں اور مذکورہ آیت اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ امام علی مرتضیٰ کے لئے ولایت ثابت ہے گویا علی ولی اللہ ثابت ہو گیا

خصائص نسائی | قال ما تریدون من علیؑ ان علیاً منی وانا منہ وھو ولی کل مومن من بعدی

ترجمہ:۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

## علی ولی اللہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہے

ارباب انصاف اگر آیت ولایت اور حدیث ولایت پر انصاف سے غور کیا جائے۔ اور حدیث غدیر کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تو مولی علیؑ کے لئے ولایت ثابت ہے اور علی ولی اللہ کا مطلب یہی ہے کہ علی اللہ کا ولی ہے۔

بقول میر صاحب میں نے ملاؤں کو للکار کر کہا کہ جب قرآن اور حدیث سے علی ولی اللہ ثابت ہے تو پھر لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کے ساتھ اگر ہم شیعہ علی ولی اللہ بھی پڑھ لیتے ہیں تو اس کلمہ ولایت کے پڑھنے پر ہمارے اہل سنت بھائیوں کو کیا اعتراض ہے۔

## حدیث غدیر اور حدیث ولی کل مومن بعدی ولایت علی پر نص ہیں۔

بقول میر صاحب جب میں نے لفظ نص کا نام لیا تو ملاں لوگ برہم ہو گئے میں نے کہا برہم اور ناراض نہ ہو تمہارے علماء خود اس بات کو تسلیم کر گئے ہیں کہ حدیث غدیر اور حدیث ولایت مولی علیؑ کی ولایت پر نص محکم ہیں ملاں ازم نے ثبوت طلب کیا تو میں نے کہا لو یہ ہے ثبوت



## سنی علماء کا اقرار حدیث ولایت علیؑ کی ولایت پر نص محکم ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۱۲۳ ج ۳ المائدہ تحت ولایت و ھذین الحدیثین اولی بالاحتجاج من الایۃ لانہ نص محکم فی وجوب ولایۃ علیؑ غیر شامل لغیرہ

ترجمہ:۔ حدیث غدیر اور حدیث ولایت یہ دونوں وجوب ولایت علیؑ کے لئے نص محکم ہیں اور یہ دونوں حدیثیں اثبات ولایت میں حضرت علیؑ کے غیر کو شامل نہیں ہیں، قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی کی اس عبارت نے ملاں ازم کی کمر توڑ دی اور ہر طرف علی علیؑ ہو گئی۔

## علماء اسلام کو دعوت انصاف

شیعہ قوم کلمہ توحید اور کلمہ رسالت کے بعد کلمہ ولایت علیؑ ولی اللہ پڑھتی ہے، مذکورہ کلمہ کا معنی یہ ہے کہ علیؑ اللہ کا ولی ہے، اور قرآن وسنت سے حضرت علیؑ کے لئے ولایت ثابت ہے اور یہ کلمہ حق ہے پس اسکے پڑھنے سے ہمارے اہل سنت بھائیوں کو کیا تکلیف ہے بقول میر صاحب کے میں نے تمام ملاں ازم کو للکار للکار کر کہا کہ بتاؤ علی ولی اللہ پر آپکو کیا اعتراض ہے اس کے پڑھنے سے کیا کسی آیت یا حدیث میں منع آئی ہے جب تم علیؑ کو اللہ کا ولی دل سے مانتے ہو تو پھر اگر یہ الفاظ پڑھ لیے جائیں تو ملاؤں کو دل کا دورہ کیوں پڑ جاتا ہے ایک کانا ملا کہنے لگا کہ تم کچھ آگے بھی پڑھتے ہو اس کا ثبوت پیش کرو میر صاحب نے کہا ثبوت حاضر ہے

# علی ولی اللہ کے بعد وصی رسول اللہ کا ثبوت

۱ اہل سنت کی معتبر کتاب — ریاض النضرہ ص۱۷۸ ج۳

۲ اہل سنت کی معتبر کتاب — تاریخ طبری ص۶۲ ج۲ دعوت ذوالعشیرہ

۳ اہل سنت کی معتبر کتاب — تذکرہ خواص الامۃ ص۲۶

۴ اہل سنت کی معتبر کتاب — فرائد السمطین ص۸۲ ب۱۶

۵ اہل سنت کی معتبر کتاب — تاریخ مدینہ و دمشق ص۸۶ ج۱ حدیث ۱۳۹

۶ اہل سنت کی معتبر کتاب — کفایۃ الطالب ص۲۰۵ ب۵۱

۷ اہل سنت کی معتبر کتاب — شرح مقاصد ص۲۹۱ ذ- امامت

۸ اہل سنت کی معتبر کتاب — سیرت حلبیہ ص۴۶۱ ج۱ ذوالعشیرہ

۹ اہل سنت کی معتبر کتاب — مناقب خوارزمی ص۹۰ فصل ۱۴

۱۰ اہل سنت کی معتبر کتاب — مناقب لابن مغازلی ص۲۰۱ ن ۲۳۸

۱۱ اہل سنت کی معتبر کتاب — ذخائر العقبیٰ ص۱۷۱

۱۲ اہل سنت کی معتبر کتاب — مودۃ القربیٰ ص۵۶ مودت ۷

۱۳ اہل سنت کی معتبر کتاب — تاریخ ابو الفدا ص۱۱۶ دعوت

۱۴ اہل سنت کی معتبر کتاب — تاریخ کامل ذوالعشیرہ

۱۵ اہل سنت کی معتبر کتاب — سیرت نبویہ لابن کثیر

۱۶ اہل سنت کی معتبر کتاب — حبیب السیر ص۱۲ ج۱ جز سوم

۱۷ اہل سنت کی معتبر کتاب — البدایہ والنہایہ ص۴۰

۱۸ اہل سنت کی معتبر کتاب — بحر المناقب ص۱۳ مخطوط محمد بن احمد حنفی

۱۹ اہل سنت کی معتبر کتاب — لسان المیزان ص۴۸۰ ج۲



۲۰ اہل سنت کی معتبر کتاب — المناقب المرتضویہ ص۸۹

۲۱ اہل سنت کی معتبر کتاب — کنوز الحقائق ص۱۳۰ ط بولاق مصر

۲۲ اہل سنت کی معتبر کتاب — شرح مواقف ص۶۱۳ ط مصر

۲۳ اہل سنت کی معتبر کتاب — مجمع الزوائد ص۱۱۳ ج۹ ط القاہرہ

۲۴ اہل سنت کی معتبر کتاب — کنز العمال

۲۵ اہل سنت کی معتبر کتاب — ینابیع المودہ ص۵۳ ط اسلامبول

## تذکرہ خواص الامۃ کی عبارت

قال احمد فی الفضائل عن انس قال قلنا لسلمان الفارسی سل رسول اللہ من وصیہ فسأل رسول اللہ فقال من کان وصی موسیٰ بن عمران فقال یوشع بن نون فقال ان وصی و وارثی علی ابن ابی طالب، ترجمہ انس صحابی نے بتایا کہ ہم نے سلمان فارسی سے کہا کہ تم نبی پاک سے پوچھو کہ آپکا وصی کون ہے سلمان نے پوچھا تو آن جناب نے فرمایا کہ بتاؤ موسیٰ نبی کا وصی کون تھا سلمان نے کہا یوشع بن نون، نبی پاک نے فرمایا کہ میرا وصی علیؑ بن ابی طالبؑ ہے

## تفسیر مظہری کی عبارت

فایکم یوازرنی علی امری ویکون اخی ووصی وخلیفتی فاحجم القوم عنہا جمیعا فقلت و انا احدثہم سنا انا یا نبی اللہ انا وزیرک علیہ فاخذ برقبتی ثم قال ان ھذا اخی ووصی وخلیفتی فیکم فاسمعوا لہ واطیعوا فقام القوم یضحکون امرنا ان نسمع لعلی ونطیع،

ترجمہ، قاضی ثناء اللہ عثمانی مذکورہ تفسیر ص۸۴ ج۷ سورہ الشعراء میں لکھتے ہیں،

نبی پاک نے بنو عبد المطلب کو جمع فرما کر ارشاد فرمایا کہ اے بنی عبد المطلب
میں آپ کے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی لایا ہوں اور اللہ نے مجھے حکم
دیا ہے کہ میں آپکو اسکی طرف دعوت دوں اور تم میں سے جو بھی اس
دعوت میں میری مدد کریگا وہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہوگا
پس یہ سُن کر تمام قوم خاموش ہوگئی حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں سب
سے چھوٹا تھا اور میں اُٹھا اور عرض کی یا نبی اللہ اس دعوت میں آپ
کی مدد کرونگا، نبی پاک نے میری گردن پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ
هذا اخی و وصی و خلیفتی کہ یہ میرا خلیفہ ہے اور میرا وصی ہے اس کی
بات سنو اور اطاعت کرو

نوٹ، بقول میر صاحب میں نے مذکورہ ۲۵ عدد کتب اہلسنت
کی عبارات پڑھ پڑھ کر لوگوں کو سنائیں قدر مشترک تمام عبارات
میں یہ بات تھی کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے نبی پاک نے فرمایا کہ علیؑ
میرا وصی ہے،

## میر صاحب کی مولانا صاحبان کو دعوت فکر

بقول میر صاحب میں نے تمام علمائے کو چیلنج کیا کہ بھائیو جب
فرمان رسول اللہ سے ثابت ہے، کہ علیؑ میرا وصی ہے تو اگر شیعیان
علیؑ کلمہ توحید و رسالت کے ساتھ ہی علیؑ ولی اللہ وصی رسول
اللہ پڑھ لیں تو نواصب کے پیٹ میں مروڑ کیوں اٹھتے ہیں؟ اور سنی
بھائیوں کو کیا اعتراض ہے؟



## مولا علیؑ کیلئے نبی کریم کا خلیفہ برحق ہونے کا ثبوت

۱ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۱۰۶ ج ۵ الشعراء
۲ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۸۴ ج ۷ الشعراء آیت، انذر
عشیرتک الاقربین م قاضی ثناء اللہ عثمانی ابوبکری۔
۳ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۶۲ ج ۲ ذکر دعوت ذوالعشیرا
مولف امام اہلسنت محمد بن جریر طبری سگ در عمر بن خطاب
۴ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۲۸ ج ۲ ذکر دعوت ذوالعشیرہ
م امام اہلسنت ابن اثیر
۵ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفداء ص ۱۱۶ ج ۱
۶ اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار بما صح فی مناقب اہل بیت الاطہار
م معتمد خان بدخشانی ص ۱۷
۷ اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ ص ۴۹ مودۃ ص ۶ م امام اہلسنت
سید علی ہمدانی شافعی
۸ اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین فی فضائل المرتضیٰ والبتول
والسبطین م ابراہیم جوینی
۹ اہلسنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب فی مناقب علیؑ ابن ابی طالبؑ باب ۵۱ ص ۲۰۴
باب ۸۴ م محمد بن یوسف القرشی الشافعی
۱۰ اہل سنت کی معتبر کتاب کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق ص ۱۱۳ ج ۲ باب حرف
من م، عبدالرؤف مناوی سنی
۱۱ اہلسنت کی معتبر کتاب حبیب السیر ص ۴۰۳ ج ۱ جزء اول م غیاث الدین بن ہمام فاروقی عثمانی

۱۲ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص۳۹۲ ج۶ کتاب الفضائل ۔
۱۳ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص۳۵۱ ج۳ الشعراء
۱۴ اہل سنت کی معتبر کتاب مسند احمد بن حنبل ص۱۱۱ ج۱ حدیث ۸۸۳
۱۵ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص۷۵ ج۹ الشعراء
۱۶ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص۲۹۱ ج۱
۱۷ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص۲۱۳ ج۲
۱۸ اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص۲۱۷ ج۲
۱۹ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب لابن مغازلی ص۸۵ حدیث ۱۲۰
علی بن محمد الواسطی الشافعی الشہیر بابن مغازلی

**کفایۃ الطالب کی عبارت**

عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ یقول علی ابن ابی طالب ھو فاروق ھذہ الامۃ وھو یعسوب المؤمنین وھو صدیق الاکبر و ھو خلیفتی من بعدی ، ترجمہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے نبی پاک نے فرمایا ہے کہ وہ مؤمنین کے سردار ہیں وہ صدیق اکبر ہیں اور میرے بعد میرے خلیفہ ہیں

**کنوز الحقایق کی عبارت**

من قاتل علیا علی الخلافۃ فاقتلوہ کائنا من کان
نبی پاک نے فرمایا کہ علیؑ کے ساتھ خلافت میں جو جھگڑا کرے اور جنگ کرلے وہ واجب القتل ہے ، میر صاحب نے کہا جب میں نے مولا علیؑ کی خلافت کے یہ دو ثبوت پیش کئے تو ملاں ازم حیران ہوگیا۔



**مناقب لابن مغازلی**

رکب ذالک النور فی صلبہ فلم نزل فی شیٔ واحد حتی افترقنا فی صلب عبدالمطلب ففی النبوۃ وفی علی الخلافۃ

ترجمہ ، نبیؐ پاک نے فرمایا کہ اللہ پاک نے ہمارے نور کو صلب آدمؑ میں رکھا اور پھر یہ نور جب صلب عبدالمطلب میں پہنچا تو دو حصوں میں جدا ہوا جو میرا حصہ تھا اس میں نبوت ہے ، اور جو حصہ علیؑ کا تھا اسمیں خلافت ہے

**تفسیر مظہری کی عبارت**

قال رسول اللہ ، ان ھذا ای علیؑ ابن ابی طالب اخی ووصی وخلیفتی ،
نبی پاک نے دعوت ذوالعشیرہ کے موقع پر حضرت علیؑ کی شان میں فرمایا تھا کہ یہ علیؑ بن ابی طالبؑ میرا بھائی ہے میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے ،

## میر صاحب نے تمام علماء اسلام کو للکارا

بقول میر صاحب میں نے تمام علماء کو للکار کر کہا کہ ہمارے مولا علیؑ کے لئے قرآن وسنت کی روشنی میں خلافت ثابت اور اگر تم قرآن و سنت کو نہیں مانتے تو اپنے بڑوں کے فیصلہ کو ہی مان لو کہ انہوں نے بھی یہ قرار داد پاس کی تھی کہ حضرت علیؑ نبی پاک کے خلیفہ ہیں اور جب تم انکو خلیفہ مانتے ہو ، تو پھر آپکو کیا اعتراض ہے کہ کلمہ توحید ورسالت کے بعد مولیٰ علیؑ کی خلافت کا اقرار کرلیا جائے وخلیفہ پڑھنے سے آپکو کس آیت یا حدیث نے روکا ہے ،

## ملاں ازم کی طرف سے میر صاحب کا گھراؤ اور بلا فصل کا ثبوت مانگنا

بقول میر صاحب جب میں کلمہ ولایت قرآن و سنت سے ثابت کر چکا تو ہر طرف علی علی ہو گئی۔ پھر ایک سنی ملاں جو آنکھ سے کانا بھی تھا اپنے مناظر کے کان میں آکر لگا اور اسکو لقمہ دیا کہ تم اس میر صاحب رافضی سے یہ سوال بھی کرو کہ تم شیعہ کلمہ ولایت کے آخر میں یہ الفاظ بھی پڑھتے ہو وخلیفتہ بلا فصل، پس تم اس بلا فصل کا ثبوت دو

## سنی مناظر کا مرجھائے ہوئے چہرے کے ساتھ کھڑا ہونا

بقول میر صاحب سنی مناظر داڑھی کو کھجلاتے ہوئے اٹھا اور کہا کہ اے مسلمانو یہ میر صاحب ابھی تک پورا کلمہ شیعوں کا ثابت نہیں کر سکا یہ لوگ کلمہ ولایت کے آخر میں بلا فصل کے الفاظ بھی پڑھتے ہیں، پس یہ رافضی اس بلا فصل کا ثبوت بھی پیش کرے اور میرا دعویٰ ہے کہ

؎ نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

## وخلیفتہ بلا فصل کا ثبوت اللہ کے پاک قرآن سے

بقول میر صاحب میں علیؑ علیؑ کر کے اٹھا اور چھٹے پارہ کی آیت ولایت پڑھی جو اسی رسالہ میں مع پوری آیت مع ترجمہ گزر چکی ہے اور پھر ۳۲ عدد کتب اہل سنت کی فہرست پڑھ کر سنائی کہ جن میں یہ لکھا ہے کہ آیت انما ولیکم اللہ شیعوں کے امام علی مرتضیٰ کی شان میں نازل ہوئی ہے



## تقریب استدلال آیت انما ولیکم سے مولا علیؑ کی خلافت بلا فصل پر

میر صاحب نے کہا کہ دیکھو قرآن پاک میں صاف لکھا ہے کہ ولایت اللہ کی ذات کے لئے اور نبی پاک کی ذات کے لئے ثابت ہے اور یہ ولایت علی پاک کی ذات کے لئے بھی ثابت ہے، اس آیت میں اللہ پاک کی ولایت کے بعد رسول پاک کی ولایت بلا فصل ہے، اور اگر اللہ اور رسولؐ کی ولایت کے درمیان کوئی فاصلہ ہے تو تمام ملاں ازم کو چیلنج ہے کہ وہ فاصلہ دکھائیں اور رسول اللہ کی ولایت کے بعد شیعوں کے امام علی مرتضیٰ کی ولایت بلا فصل ہے، اگر اس آیت میں ورسولہ کے اور والذین آمنوا کے درمیان کوئی فاصلہ ہے تو تمام ملاں ازم کو چیلنج ہے کہ وہ فاصلہ دکھائیں اور اگر ملاں ازم فاصلہ نہیں دکھا سکتے تو پھر ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی روشنی میں رسول پاک کے ولایت کے بعد علیؑ پاک کی ولایت بلا فصل ہے۔

## ملاں ازم کو دو ٹوک کھلا چیلنج

بقول میر صاحب میں نے آیت انما ولیکم اللہ کو جھوم جھوم کر پڑھنا شروع کر دیا اور ملاں ازم کو للکار للکار کر کہنا شروع کر دیا کہ ورسولہ اور والذین آمنوا کے درمیان یا تو تم فاصلہ اور فصل دکھاؤ، ورنہ رسول پاک کی ولایت کے بعد علیؑ پاک کی ولایت کو بلا فصل مانو، اور یہ حکم قرآن ہے اور منکر حکم قرآن مرتد اور کافر ہے، بس آج تم ملاں یا تو علی کی ولایت کو بلا فصل مانو اور یا منکر قرآن ہو کر کافر اور مرتد ہو جاؤ ۔

## مولا علیؑ کی امامت اور ولایت اور خلافت میں کوئی فرق نہیں

میر صاحب نے کہا کہ میں نے عوام الناس کو سمجھانے کی خاطر مزید تشریح کی کہ ہمارے مولا علیؑ کی امامت اور ولایت اور خلافت میں کوئی فرق نہیں ہے جس طرح آنجناب امام برحق اور ولی برحق ہیں اسی طرح خلیفہ برحق بھی ہیں پس علیؑ کی ولایت اور خلافت نبی پاکؐ کے بعد بلافصل ہے اور ہم شیعہ لوگ جو کلمہ ولایت میں وخلیفتہ بلافصل پڑھتے ہیں، یہ آیت انما ولیکم اللہ سے ثابت ہے

## سنی مناظر کی چیخ وپکار اور لفظ بلافصل کا رٹنا

بقول میر صاحب سنی مولانا کہنے لگا کہ یہ تو میں مانتا ہوں کہ نبی پاک کے بعد حضرت علیؓ اللہ کے ولی ہیں مگر تم لفظ بلافصل دکھاؤ اور میرا دعویٰ ہے کہ تم نہیں دکھا سکتے، ؏ نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

میر صاحب نے کہا کہ کہاوت مشہور ہے، بھینس کے آگے بین بجانا اور بھینس کھڑی پگھرالے۔ مولانا صاحب آپ کے سامنے قرآن پڑھنا اس طرح ہے جس طرح اندھے آگے رونا اور انکھوں کا زیان، مولانا صاحب میں نے آپ کے سامنے آیت انما ولیکم پڑھی ہے اور اسی لفظ ولی اور ولا کی تشریحات میں علماء اہل سنت۔ کہتے ہیں کہ ولی کے معنی میں بلافصل شامل اور داخل ہے بقول میر صاحب سنی مولانا نے کہا کہ جب تک تم ہمارے کسی بڑے عالم کی کتاب سے یہ بات نہ دکھاؤ گے کہ ولی کے معنی میں بلافصل شامل ہے اس وقت تک میں بلافصل دکھانے کا مطالبہ کرتا رہوں گا۔



## کتب اہل سنت سے علیؑ کی خلافت اور ولایت بلافصل کا ثبوت

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۱۵۲/۸، کتاب الولاء،
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب العنایہ شرح ہدایہ ص ۱۵۲/۸ کتاب الولاء،
۳۔ عربی لغت کی معتبر کتاب المنجد ص ۱۰۲۱ عیسائی مولف

**فتح القدیر کی عبارت**

ثم الولاء لغة مشتق من الولی وهو القرب وحصول الثانی بعد الاول من غیر فصل

ترجمہ، الولاء لغت میں مشتق ہے ولی سے اور جس کا معنی ہے قرب اور اس کا معنی ہے دوسرے کا پہلے کے بعد حاصل ہونا بغیر فصل کے

**المنجد کی عبارت**

ولی یلی ولیا فلانا دنا وقرب تبعه من غیر فصل، ترجمہ، باب ولی یلی کا معنی ہے کہ فلاں قریب ہوا اور اس کے بعد بلافصل آیا

**العنایہ شرح ہدایہ کی عبارت**

الولاء فی اللغة عبارة عن النصرة والمحبة وهو مشتق من الولی وهو القرب وحصول الثانی بعد الاول من غیر فصل۔

الولاء کا لغت میں معنیٰ ہے نصرت اور محبت اور یہ مشتق ہے الولی سے جس کا معنی ہے قرب اور دوسرے کا پہلے کے بعد حاصل ہونے بلافصل۔

نوٹ، بقول میر صاحب یہ تین عدد کتابیں پیش کر کے میں نے سنی مناظر کو للکار کر کہا کہ اب تو تسلی ہو گئی ہے کہ ولی کے معنی میں بلافصل داخل ہے، اور ہمارے مولا علیؑ کی ولایت اور خلافت بلافصل قرآن سے ثابت ہے اور جب وخلیفتہ بلافصل قرآن سے ثابت ہے تو پھر اگر شیعہ کلمہ ولایت کے آخر میں وخلیفتہ بلافصل پڑھ لیں تو ہمارے سنی بھائیوں کو کیا اعتراض ہے،

اور بقول میر صاحب پھر ہیں نے حدیث شریف سے بھی بلافصل کا ثبوت پیش کیا

## مولیٰ علیؑ کی خلافت بلافصل کا ثبوت حدیث شریف سے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۹ ج ۵ باب مناقب علیؑ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۳۲۵ ج ۲ باب فضائل علیؑ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح سنن ابن ماجہ ص ۱۲ مناقب علیؑ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص علیؑ لامام نسائی
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح ترمذی ص ۵۷۵ ج ۲ مناقب علیؑ
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مسند احمد بن حنبل ص ۵ ج ۳ حدیث ۱۲۹
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۷ مناقب علیؑ
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۱۶ ج ۳ مناقب علیؑ
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری ص ۱۱ ج ۶ " "
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۳۶۲ ج ۱۱ مناقب علیؑ

**صحیح بخاری کی عبارت** قال النبی لعلیؑ اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ

ترجمہ، نبی پاک نے فرمایا حضرت علی کے لئے کہ تمہیں میرے ساتھ وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ نبی کو موسیٰؑ نبی کے ساتھ تھی۔

نوٹ، بقول میر صاحب ہیں نے حدیث شریف کو مع الترجمہ پیش کر ملاں ازم کو دعوت انصاف دی کہ اس حدیث سے ہمارے مولا علیؑ کی خلافت بلافصل ثابت ہے اور اگر اس حدیث شریف کو تم نہیں مانتے تو پھر فرمان نبوت کے تم منکر ہو اور ابوحفص کی طرح تمہارا علاج علی ہے۔



## فرمان رسول اللہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو علی ابن ابی طالبؑ ہوتا

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ ص مودۃ ۹ م سید علی ہمدانی
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۱۱ م ملاں علی قاری حنفی
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص ۵۱ ج ۲ م حافظ سلیمان
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ
مولف علامہ جلال الدین سیوطی عثمانی فاروقی

**مرقات کی عبارت** حدیث انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی فیه ایماء الی انه لو کان بعده نبی لکان علیا۔

ترجمہ، ملاں علی قاری حنفی کہتا ہے کہ حدیث منزلہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر نبی محمد مصطفیٰ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو علی ابن ابی طالبؑ ہوتا۔

**بغیۃ الوعاۃ کی عبارت** عن جابر قال رسول اللہ لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی ولو کان لکنته۔

ترجمہ، عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین سیوطی کی کتاب بغیہ سے علامہ میر سید حامد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے عبقات جلد حدیث منزلہ میں اس حدیث کو نقل کیا ہے کہ جابر صحابی بیان فرماتے کہ نبی پاک نے حضرت علیؑ سے کہا تھا کہ آپ راضی ہیں کہ انکو مجھ سے وہ منزلہ حاصل ہے جو ہارون نبیؑ کو موسیٰ نبیؑ سے تھی۔

**مودۃ القربیٰ کی عبارت** عن انسؓ۔ قال رسول اللہ ان اللہ اصطفانی علی الانبیاء واختارنی وصیا واخترت ابن عمی

وشد به عضدی کما شد عضد موسیٰ باخیه هارون وهو خلیفتی وزیری ولو کان بعدی النبوة لکان نبیاً،

## فرمان رسولؐ اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو علیؑ نبی ہوتا

سید علیؑ ہمدانی نے نقل کیا ہے کہ انس صحابی نے روایت کی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو انبیاء سے چن لیا اور میرے ابن عم کو میرا وصی بنانے کے لئے چن لیا، اور اسکے ساتھ میرے بازوں کو مضبوط کیا جس طرح موسیٰ نبیؑ کے بازوں کو انکے بھائی ہارونؑ کے ساتھ مضبوط کیا اور وہ میرے ابن عم علیؑ بن ابی طالبؑ میرے خلیفہ اور میرے وزیر ہیں، اور اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو علی نبیؑ ہوتا۔

## یہ حدیث مولیٰ علیؑ کی خلافت بلافصل پہ دلالت کرتی ہے

**تقریب استدلال** نبوت کے لئے تین شرطیں سرفہرست ہیں ۱ سب سے زیادہ علم ۲ زیادہ فضیلت ۳ عصمت ہر گناہ سے پاک ہونا

پس مذکورہ حدیث اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ حضرت علیؑ تمام لوگوں سے علم اور فضیلت میں زیادہ تھے اور معصوم تھے، یعنی ہر گناہ سے پاک تھے اور جس طرح نبوت میں ولایت اور امامت ہوتی ہے، حضرت علیؑ میں ولایت اور امامت بھی تھی، چونکہ نبی پاک محمد مصطفےؐ کے بعد نبوت ختم ہے اس لئے حضرت علیؑ نبی نہیں مگر اعلم اور افضل اور معصوم اور ولی، امام ہونا یہ تمام خوبیاں مولا علیؑ میں موجود ہیں اور عمر، ابوبکر میں نہیں، پس حضرت علیؑ نبی کے خلیفہ بلا فصل ہیں،



## میر صاحب کا اعلان کہ حدیث منزلہ دس مقامات میں وارد ہوئی ہے

بقول میر صاحب ہیں نے ملاں ازم کو چیلنج کیا کہ اہل علم میں یہ قانون مسلم ہے العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب اسکا مطلب یہ ہے کہ مورد خاص کی وجہ سے حکم خاص نہیں ہوتا اگر الفاظ عام ہوں تو حکم عام ہی رہتا ہے، پھر میر صاحب نے کہا کہ یہ حدیث تو کئی مقامات میں آئی ہے،

۱ حدیث منزلہ کو امام حسنؑ کی ولادت کے وقت بھی نبیؐ پاک نے ارشاد فرمایا تھا
۲ حدیث منزلہ کو نبی کریمؐ نے اصحاب میں مواخات کے وقت بھی فرمایا تھا
۳ حدیث منزلہ کو نبیؐ کریم نے روز جنگ خیبر بھی فرمایا تھا
۴ حدیث منزلہ کو نبیؐ کریم نے روز غدیر بھی فرمایا تھا
۵ حدیث منزلہ کو نبی کریمؐ نے روز سد الابواب بھی فرمایا تھا
۶ حدیث منزلہ کو نبی کریمؐ نے ایک وقت بخطاب سلمان بھی فرمایا تھا
۷ حدیث منزلہ کو نبی کریمؐ نے خطاب انت اول المسلمین بھی ارشاد فرمایا تھا
۸ حدیث منزلہ کو نبی کریمؐ نے وقت ارشاد لحمہ لحمی بھی فرمایا تھا
۹ حدیث منزلہ کو نبی کریمؐ نے وقت ارشاد سید المسلمین بھی فرمایا تھا
۱۰ حدیث منزلہ کو نبی کریمؐ نے جنگ تبوک پر جانے وقت بھی ارشاد فرمایا تھا۔

## اہلبیت رسولؐ کا فرمان کہ حدیث منزلہ ۱۰ مقامات میں آئی ہے

کتاب اہلسنت مودة القربی مودہ ششم میں صاف لکھا ہے، عن الصادق عن آبائهٖ قال لعلیؑ فی عشرة مواضع انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ، امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ حدیث منزلہ دس مقامات میں حضرت علیؑ کی شان میں ارشاد فرمائی ہے،

## علمائے اہل سنت کی گواہی کہ امام علی مرتضیٰ کا اتصال نبی کریمؐ کے ساتھ من جہتہ الخلافتہ ہے اور اسی کا نام خلافت بلا فصل ہے

## مولا علیؑ کی خلافت بلا فصل کا ثبوت کتب اہل سنت سے

| | | |
|---|---|---|
| ۱ کتاب شرح مشکوٰۃ | صـــ م | علامہ حسن بن محمد الطیبی |
| ۲ کتاب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ | ۳۳۲/۵ م | ملاں علی قاری حنفی |
| ۳ کتاب فتح الباری شرح صحیح بخاری | ۶۷/۷ | ابن حجر عسقلانی |
| ۴ ,, عمدۃ القاری شرح بخاری | ۶۳۰/۷ | بدر الدین عینی حنفی |
| ۵ کتاب ارشاد الساری شرح بخاری | ۱۱۶/۶ | علامہ قسطلانی |
| ۶ کتاب کوکب منیر شرح جامع صغیر | صـــ | شمس الدین محمد بن احمد العلقمی |
| ۷ کتاب تیسیر شرح جامع صغیر | صـــ | عبد الرؤف بن تاج العارفین المناوی |
| ۸ کتاب سراج منیر شرح جامع صغیر | صـــ | علی بن احمد بن نور الدین العزیزی |
| ۹ کتاب ایضاح لطافتہ المقال | صـــ م | فاضل رشید عثمانی |
| ۱۰ کتاب حاشیہ مشکوٰۃ شریف | صـــ | سید محقق ابو بکری |

نوٹ، یہ حوالہ جات کتاب عبقات الانوار فی امامتہ الائمتہ الاطہار جلد اثبات حدیث منزلہ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ سے نقل کئے ہیں علامہ میر سید حامد حسین رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب عبقات تحفہ اثنا عشریہ مولفہ شاہ عبد العزیز دہلوی کے جواب میں لکھ کر ناصبیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھوک دی ہے،



**مرقات شرح مشکوٰۃ کی عبارت** معنی الحدیث انت متصل الی نازل منی منزلۃ ھارون من موسیٰ وفیہ تشبیہ مبھم بینہ بقولہ الا انہ لا نبی بعدی فعرف ان الاتصال المذکور بینھما لیس من جھۃ النبوۃ بل من ما دونھا وھو الخلافۃ،

## سنی علامہ الطیبی کا اقرار کہ علیؑ نبی کا خلیفہ بلا فصل ہے

حدیث منزلہ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰؑ کا مطلب یہ ہے، کہ اے علیؑ تو میرے ساتھ منازل میں اسی طرح متصل ہے جس طرح ہارونؑ نبی منازل اور مراتب میں موسیٰ نبیؑ کے ساتھ متصل تھا، حدیث منزلہ میں تشبیہ مبہم ہے اور نبی کریمؐ نے اس ابہام کو اس کلام سے دور فرمایا ہے، کہ میرے بعد نبی نہ ہوگا، پس معلوم ہوا کہ علی مرتضیٰؑ اور محمد مصطفیٰؐ میں اتصال من جہتہ النبوۃ نہیں ہے، بلکہ نبوت کے علاوہ خلافت میں اتصال ہے

نوٹ، بقول میر صاحب جب میں نے شرح مشکوٰۃ مرقاۃ کی عبارت پیش کی تو جن جن سنی علماء میں ذرا بھر بھی انصاف تھا وہ سر جھکا کر سوچنے لگے کہ بھائی نبوت کے ساتھ جس خلافت کا ذکر ہوتا ہے، وہ خلافت کبریٰ ہی ہو سکتی اور اگر علی مرتضیٰ کا نبی کریم کے ساتھ خلافت کبریٰ میں اتصال ہے تو پھر میر صاحب کا دعویٰ ثابت ہو گا۔ کہ علیؑ خلیفہ بلا فصل ہے اور بقول میر صاحب انصاف پسند سنی علماء آپس میں کہنے لگے، کہ جب حدیث منزلہ نبی کریمؐ نے دس مقامات میں ارشاد فرمائی ہے تو پھر ہمارے سنی علماء نے اسی حدیث کو جنگ تبوک کے وقت کے ساتھ خاص کر کے بے انصافی کی ہے، اور اس بے انصافی سے انہوں نے علی مرتضیٰؑ کی حق تلفی کی ہے،

## سنی علامہ العلقمی کا اقرار کہ علیؑ خلیفہ بلا فصل ہے

**کوکب مُنیر کی عبارت** ان اتصاله به ليس من جهة النبوة فبقى الاتصال من جهة الخلافة لانها تلى النبوة فى المرتبة

ترجمہ امام علیؑ مرتضیٰ کا حدیث منزلت کی روشنی میں نبی کریم کے ساتھ اتصال نبوت میں نہیں ہے اور نبوت کے علاوہ اتصال خلافت والا ہے پس علی مرتضیٰ نبی کریم کے ساتھ خلافت میں متصل ہے کیونکہ خلافت مرتبہ میں نبوت کے بعد ہے،

نوٹ، بقول میر صاحب جب میں نے کوکب مُنیر شرح جامع صغیر کی عبارت پیش کی تو منصف مزاج سنی علماء سر جھکا کر سوچنے لگے کہ شاہ عبدالعزیز نے بھی تحفہ میں تسلیم کیا ہے، کہ حدیث منزلہ علی مرتضیٰ کے استحقاق امامت پر دلالت کرتی ہے، اور علامہ العلقمی سنی بھی مانتا ہے کہ اس حدیث منزلہ سے نبی پاکؐ کے ساتھ مولی علیؑ کا اتصال جہتہ خلافت سے ثابت ہے کیونکہ خلافت ہی نبوت کے بعد ہے مرتبہ میں اور حدیث منزلت دس مقامات میں نبی کریم نے ارشاد فرمائی ہے، اور نبوت کے بعد مرتبہ میں خلافت کبری ہے نیز اس حدیث سے علی مرتضیٰ کا اعلم افضل اور معصوم ہونا بھی ثابت ہے اور ابوبکر عمر میں تو ان چیزوں میں سے کوئی بھی نہیں پائی جاتی،

اور ہماری سنیوں کی کتابوں میں جو لفظ بار بار اتصال من جهة الخلافة ہے اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے، کہ علی مرتضیٰ ہمارے نبی کریم کا خلیفہ بلا فصل ہے اور جن علماء نے خلافت سے خلافت جزئیہ مراد لی ہے انکی بے



## سنی علماء بدر الدین عینی اور العسقلانی کا اقرار کہ علیؑ خلیفہ بلا فصل ہے

**عمدة القاری اور فتح الباری کی عبارت** انت منى بمنزلة هارون من موسى ومعناه انت متصل بى ونازل منى منزلة هارون من موسى وفيه تشبيه ووجه التشبيه مبهم وبينه بقوله الا انه لا نبى بعدى يعنى ان اتصاله ليس من جهة النبوة فبقى الاتصال من جهة الخلافة لانها تلى النبوة فى المرتبة

ترجمہ، حدیث کا معنی یہ ہے کہ تو اے علیؑ میرے ساتھ متصل ہے اور تو میرے ساتھ وہی منزلت رکھتا ہے جو ہارونؑ نبی موسیٰؑ کے ساتھ رکھتا تھا، اس حدیث میں تشبیہ ہے، اور وجہ التشبیہ مبہم ہے اور نبی کریم نے اسکو خود بیان فرمایا ہے کہ میرے بعد نبی نہ ہو گا، اور مراد نبی کریم کی یہ ہے کہ علیؑ کا اتصال انکے ساتھ جہتہ نبوت سے نہیں ہے، اور چونکہ خلافت نبوت کے بعد ہے، مرتبہ میں پس امام علی مرتضیٰ کا نبی کریم کے ساتھ اتصال خلافت سے ہے،

## سنی علماء اتصال من جهة الخلافة کے الفاظ سے گھبرا گئے

بقول میر صاحب جب میں نے دس عدد کتب اہل سنت سے یہ الفاظ پیش کیے کہ علی مرتضیٰ کو نبی کریمؐ کے ساتھ خلافت کبری میں اتصال حاصل ہے اور اس اتصال سے ابوبکر اور عمر کی خلافت باطل ہو جاتی ہے، پس منصف مزاج سنی علماء کے رنگ تبدیل ہو گئے اور متعصب اور شرارتی ملاں شور کرنے لگے اور فساد پر اتر آئے مگر پڑھے لکھے سنی عوام نے اپنے شرارتی ملاؤں کو فساد سے روک لیا،

## حدیثِ منزلہ سے مولیٰ علیؑ کی خلافت کا تقریب استدلال

قرآن پاک پ ۱۶ سورہ طٰہٰ واجعل لی وزیراً من اہلی ہارون اخی
اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری

ترجمہ موسیٰ نبیؑ نے دعا مانگی تھی کہ اے خدا یا میرے اہل سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اور اسکو میرے امر میں شریک بنا اور میری کمر کو اسکے ساتھ مضبوط کر۔ نوٹ اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ ہارون کو حضرت موسیٰ کے ساتھ یہ منزلہ حاصل تھی کہ وہ موسیٰ نبی کے وزیر تھے اور فرمان رسول اللہ کہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ کہ اے علیؑ آپکو میرے ساتھ وہ منزلت حاصل ہے جو منزلہ ہارون کو موسیٰ نبی سے حاصل تھی۔ جب قرآن نے گواہی دی کہ ہارون موسیٰ نبیؑ کے وزیر تھے تو فرمان رسول اللہ کا مطلب بھی روشن ہوگیا کہ جس طرح ہارونؑ موسیٰ نبی کے وزیر تھے اسی طرح امام علیؑ مرتضےٰ نبیؐ کے وزیر تھے، میر صاحب کے بقول میں نے ملاں ازم کو للکارا اور حدیث منزلت کو بار بار پڑھ کر دعوت انصاف دی کہ جب قرآن وسنت سے علیؑ پاک کے لئے وزیرت ثابت ہے۔ تو یہ وزارت اگر انکی نبی کریم کی زندگانی میں حاصل ہے تو پھر نبی پاکؐ کی وفات کے وقت ابوبکر اور عمر کی پارٹی نے مولیٰ علیؑ کی وزارت اور خلافت کا انکار کرکے قرآن وسنت کی مخالفت کی ہے اور اگر یہ وزارت نبیؐ کریم کی وفات کے بعد شروع ہوئی ہے تو پھر امام علی مرتضیٰ کی وزارت بلافصل اور منصوص ہوگی۔ اور ابوبکر عمر کی خلافت باطل ہوگئی۔ بقول میر صاحب میں نے امام علیؑ کی خلافت بلافصل کو قرآن اور حدیث سے ثابت کردیا



## اذان سے حی علی خیر العمل نکال کر امیر عمر نے دین اسلام کی بہت بڑی مخالفت کی ہے

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | اہل سنت کی معتبر کتاب | شرح مقاصد ص ۲۹۴ ج ۲ ذکر مطاعن عمر |
| ۲ | اہل سنت کی معتبر کتاب | قوشی کی شرح تجرید ص ۴۰۸ ذکر مطاعن عمر |
| ۳ | اہل سنت کی معتبر کتاب | ابکار الافکار منقول از تشئید المطاعن ص ۸۸۴ ج ۱ |
| ۴ | اہل سنت کی معتبر کتاب | تشئید القواعد منقول از تشئید المطاعن ص ۸۸۴ ج ۱ |

قوشی کی عبارت | ایھا الناس ثلث کن علی عہد رسول اللہ انا انھی عنھن واحرمھن واعاقب علیھن وھی متعۃ النساء ومتعۃ الحج وحی علی خیر العمل،

ترجمہ :۔ علاء الدین علی بن محمد الشہیر بالقوشجی شرح تجرید میں لکھتے ہیں کہ حضرت عمر نے منبر پر فرمایا کہ اے لوگوں تین امر نبی کے زمانہ میں تھے اور میں ان سے روکتا ہوں، اور میں انکو حرام کرتا ہوں اور جو میری مخالفت کرے گا اسکو سزا دوں گا، وہ تین امر یہ ہیں۔ (۱) متعۃ النساء، (۲) متعۃ الحج (۳) حی علی خیر العمل

شرح مقاصد کی عبارت | وروی انہ قال ثلث کن علی عہد النبیؐ انا انھی عنھن واحرمھن وھما متعتین وحی علی خیر العمل،

ترجمہ : علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں کہ روایت آئی ہے، کہ عمر نے کہا تھا کہ تین چیزیں نبی پاک کے زمانہ میں تھیں اور میں ان سے روکتا ہوں اور منع کرتا ہوں اور جو شخص میری مخالفت کرے گا سزا دوں گا ۱۔ متعۃ الحج ۲۔ متعۃ النساء (۳) آذان میں حی علی خیر العمل۔

نوٹ، ارباب انصاف امام اہل سنت ابوالحسن آمدی نے ابکار الافکار میں اور امام اہل سنت شمس الدین محمود بن عبدالرحمٰن بن احمد الاصفہانی نے تشیید القواعد میں بھی اعتراف کیا ہے کہ حی علی خیر العمل کو آذان میں لینے سے حضرت عمر نے روکا ہے ہم اہل دیوبند پر واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کہ انکے چار اماموں نے اقرار کیا ہے کہ حی علی خیر العمل کو اذان سے حضرت عمر نے روکا ہے اور اس روکنے کی نسبت سے ان چار نے انکار نہیں کیا، اور صاحب تحفہ دھلوی دجال نے تحفہ کے باب چہارم میں علی مانقل عنہ تسلیم کیا ہے کہ اگر کوئی عالم مخالف سے روایت نقل کر کے خاموش ہو جائے اور اس روایت کو ضعیف نہ کہے تو اسکی خاموشی سے حجیت روایت بر ناقل ثابت ہو جاتی ہے۔ چار علماء اہل سنت کا یہ نقل کرنا کہ عمر نے اذان میں حی علی خیر العمل کو روکا ہے اور پھر اس روایت کی صحت سے بھی انکار نہیں کیا بلکہ روایت کی تاویلات اور توجیہات فرمائی ہیں، اسے معلوم ہوا کہ روایت درست ہے، پس ہم اہل دیوبند پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ تم شیعوں پر الزام لگاتے ہو کہ تمہارا عقیدہ ہے کہ ہمارے امام تحلیل اور تحریم، احکام کا اختیار رکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ کسی شیعہ کا عقیدہ نہیں ہے تم اسلام کے ٹھیکہ دار بنے پھرتے ہو آؤ میدان میں اور امیر عمر کی صفائی پیش کرو تمہارا امیر عمر کس باغ کی مولی تھا، کہ وہ تین چیزیں جو نبی کریم کے زمانہ میں داخل شریعت تھیں ان سے عمر نے روک دیا، امیر عمر کو کیا حق پہنچتا تھا، اسکو کیا اختیار تھا، اور جو تاویلات تمہارے علماء نے مذکورہ روایت کی امیر عمر کی حمایت میں کی ہیں انکی ہمارے عالم مفتی محمد قلی رحمۃ اللہ علیہ نے دھجیاں اڑا دی ہیں، شیعہ عالم مفتی محمد قلی رح نے تحفہ کے باب دہم باب مطاعن کے جواب میں کتاب لاجواب تشیید المطاعن چار جلدوں میں لکھ کر سنیت اور ناصبیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھوک دی ہے،



# صحابہ کرام مثلاً عبداللہ بن عمر ابوامامہ اور بلال اور اہل بیت رسولؐ مثلاً امام زین العابدینؑ اذان میں حی علی خیر العمل

## کہتے تھے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۲۴۵/۲ ذکر آذان

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۴۴/۲ ذکر آذان

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ ص ۴۲۴/۱ ذکر آذان

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۶۶/۴ ذکر آذان

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحقیق عجیب فی التثویب ص ۵ م عبدالحی

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کبریت احمر ص منقول از فلک نجات ص ۱۲۸

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المصالحہ والموافقہ ص ۴۵ منقول از فلک النجاۃ ص ۱۲۷

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مصنف ابوبکر بن شیبہ ص منقول از تشیید ص ۱۸۸۱

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح موطا محمد بن حسن م ملا علی قاری از تشیید المطاعن ص ۱۸۹۱

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر الغایہ شرح ہدایہ منقول از تشیید ص ۱۸۹۲

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مغلطای در تلویح شرح صحیح بخاری از تشیید ص ۱۸۹۲

سیرت حلبیہ کی عبارت | نقل عن ابن عمر وعلی بن الحسین انھما کان یقولان فی آذانیھما بعد حی علی الفلاح حی علی خیر العمل

ترجمہ :۔ قاضی حلب برہان الدین فرماتے ہیں کہ خلیفہ زادہ حضرت عبداللہ بن عمر اور امام زین العابدینؑ اذان میں حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل کہتے

تھے نوٹ امام زین العابدینؑ حدیث ثقلین کی روشنی میں واجب الاتباع ہیں اور نیل الاوطار میں بھی امام زین العابدینؑ کی حدیث حیّ علیٰ خیر العمل لکھی ہے ۔

| | |
|---|---|
| مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ کی عبارت | و مسلم بن ابی مریم ان علی بن الحسینؑ کان یؤذن فاذا بلغ حیّ علی الفلاح قال حیّ علیٰ خیر العمل و یقول ھو الاذان الاوّل ۔ |

ترجمہ :۔ حاتم بن اسماعیل اور مسلم بن ابی مریم نے نقل کیا ہے کہ امام زین العابدینؑ علی بن الحسینؑ اذان میں حی علی خیر العمل کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہی پہلی اذان ہے جو نبی کریمؐ کے زمانہ میں دی جاتی تھی ۔

(نوٹ ) یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح ہے کتب رجال گواہ ہیں تسلی کیلئے کتاب اہل سنت تہذیب التہذیب ملاحظہ فرماویں ۔

| | |
|---|---|
| الغایۃ شرح ھدایۃ کی عبارت | عن ابی امامہ و علی بن الحسینؑ یقول فی اذانہ حیّ علی خیر العمل یعنی امام علی بن الحسینؑ اذان میں حی علی خیر العمل کہتے |

تھے ۔ (نوٹ ) الغایۃ کا مصنف احمد بن ابراہیم بن عبد الغنی حنفی شمس الدین ابو عباس سروجی بلند پایہ عالم ہے ۔ اسکی گواہی کی روشنی میں اتمام حجت ہوگی کہ امام زین العابدینؑ اذان میں مذکورہ کلمہ فرماتے تھے کتب اہل سنت میں خصوصاً نیل الاوطار میں تصریح ہے کہ اہل بیت رسولؐ کے طریق سے کلمہ مذکورہ کا اذان میں داخل ہونا ثابت ہے ۔ اسی لئے اہل بیت رسولؐ کے پیروکار حدیث ثقلین کی اطاعت کرتے ہوئے اس کلمہ کے آج تک قائل ہے

| | |
|---|---|
| تلویح شرح صحیح بخاری کی عبارت | قد صح عن ابن عمر و ابی امامۃ بن سہل بن حنیف انھما کانا یقولان فی اذانھما حی علی خیر العمل ۔ |

ترجمہ : یہ بات صحیح ہے کہ ابن عمر اور ابو امامہ بن سہل بن حنیف اذان میں حی علی خیر العمل کہتے تھے (نوٹ) سنن الکبریٰ میں کثرت سے روایات ہیں کہ عبد اللہ بن عمر اپنی اذان



میں حی علی خیر العمل کہتا تھا اہل دیوبند کو چاہیئے کہ اپنے خلیفہ زادہ پر اعتماد کریں ۔

| | |
|---|---|
| کنز العمال کی عبارت | عن بلال کان بلال یؤذن بالصبح فیقول حی علی خیر العمل بلال صبح کی اذان میں حی علی خیر العمل کہتا تھا ۔ |

## عالم اسلام کو دیانت و انصاف کے واسطہ سے دعوت انصاف

ارباب انصاف امیر عمر کا اذان سے حی علی خیر العمل کو روکنا بھی آپنے پڑھ لیا اور اس کلمہ کا اذان میں صحابہ کرام اور اہل بیت کا پڑھنا بھی آپنے پڑھ لیا امیر عمر کو شیعہ مذہب والے اس لئے نہیں مانتے کہ اس نے اپنی مرضی سے شریعت پاک میں ردّ و بدل کیا ہے اور یہ بات بہت بڑا گناہ ہے ۔ اور دیوبند کے بے چاروں سے گزارش ہے کہ امیر عمر نے کلمہ مذکورہ کو روکتے وقت کہا تھا کہ جو میری مخالفت کرے گا عاقب کریں اسکو سزا دوں گا اب تو نہ عمر رہا اور نہ ہی اُس کا دُرہ اور بیت رہا خدا آپ کو سمجھائے اب تو راہ حق پر آجاؤ ۔ من ۱۴۵۵ اعمال کا حساب اللہ پاک کو دینا ہے نہ کہ عمر کو ،

## الصلوٰۃ خیر من النوم آذان میں داخل کروانا امیر عمر کی بدعات سے ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب موطا امام مالک ص ذکر آذان
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ص ۲۲۸/۲ سنن آذان
۳ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۷۰/۴ ذکر آذان
۴ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۳۰۳/۲ ذکر آذان
۵ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۴۳/۲
۶ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن الکبریٰ ص ۴۲۵ البیہقی

موطا امام مالک کی عبارت | مالک انه بلغه ان المؤذن جاء عمر بن الخطاب یؤذنه بصلوة الصبح فوجده نائما فقال الصلوٰة خیر من النوم یا امیر المومنین فامر ان یجعلها فی نداء الصبح

ترجمہ :۔ امام اہل سنت امام مالک نے خبر دی کہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ مؤذن نماز صبح کی اطلاع دینے کیلئے امیر عمر کے پاس آیا اور امیر عمر کو اسنے سویا ہوا پایا پھر اس نے کہا نماز بہتر ہے سونے سے اے امیر عمر پھر عمر نے مؤذن سے کہا کہ الصلوٰۃ خیر من النوم کو اذان صبح میں داخل کرے (نوٹ) ازالۃ الخفاء میں بھی یہی لکھا ہے کہ خود عمر نے مؤذن کو مذکورہ کلمہ آذان میں داخل کرنے کو کہا تھا مشکواۃ میں بھی اس طرح لکھا ہے ۔

## امیر عمر کا اپنا اقرار کہ الصلوٰۃ من النوم بدعت ہے

کنز العمال کی عبارت | اختصار کی خاطر ترجمہ ملاحظہ ہو، عمر بن حفص بیان کرتا ہے کہ سب سے پہلے سعد نے الصلوٰۃ خیر من النوم آذان میں کہا تھا فقال عمر بدعۃ ثم ترکہ عمر نے کہا کہ یہ کلمہ کہنا بدعت ہے، نیز کنز العمال میں یہ بھی لکھا ہے کہ کسی نے طاؤس سے پوچھا تو اس نے کہا نبی پاک کے زمانہ میں یہ آذان میں نہیں تھا۔ بلال نے ابوبکر کے زمانہ میں یہ جملہ الصلوٰۃ خیر من النوم کسی غیر مؤذن شخص سے سنا تھا، اور اذان میں داخل کر لیا ابوبکر کے مرنے کے بعد عمر نے کہا لو نھینا بلالا عن ھذا الذی احدث کہ اس بدعت سے ہمیں بلال کو روکنا چاہیے، پھر عمر بھی بھول گیا اور یہ بدعت آج تک جاری ہے

(نوٹ) صحیح مسلم میں خود عمر کی روایت سے جو آذان مروی ہے اس میں بھی الصلوٰۃ خیر من النوم نہیں لکھا، نیز مسلم کی روایت میں ابی محذورہ سے اذان مروی ہے اس میں بھی یہ کلمہ نہیں ہے



## علماءِ دیوبند کو دعوتِ انصاف

ارباب انصاف علماء دیوبند کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر ہم سوال کرتے ہیں۔ کہ جس مجمع اسلام کے تم ٹھیکیدار بنے پھرتے ہو وہ بھانت بھانت کے اقوال کا مجموعہ کیوں ہے شیعوں کا تو عذر معقول ہے کہ ہمارے امام مظلوم تھے قید و بند میں رہے ہماری تبلیغ پر پابندیاں لگی رہیں مگر تمہارے ابوبکر اور عمر اور عثمان حکومت ملنے کے باوجود کیا کرتے رہے آذان ایک ایسی عبادت ہے۔ کہ رات دن میں پانچ مرتبہ تم اس کو بجالاتے ہو تمہاری کتابوں کو پڑھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے خلفاء بیچارے آذان جیسی عبادت کو بھی محفوظ نہ رکھ سکے تمہاری حدیثوں میں فصول آذان کتنی ہیں اس میں آپکی احادیث کا سخت اختلاف ہے۔ الصلوٰۃ خیر من النوم کی بدعت تمہاری آذان میں کس طرح جاری ہوئی تمہارے بھانت بھانت کے اقوال ہیں : تم نے جو شریعت بنا یا ہوا ہے وہ دین نبی نہیں ہے بلکہ وہ فقہ عمر ہے اور وہ تمام مسلمانوں کو نا منظور ہے تمہاری علمی لیاقت تو اتنی ہے کہ تم اپنی کتابوں کی روشنی میں امت مسلمہ کو آذان جیسی عبادت صحیح طور پر نہیں بتا سکتے : اذان میں، الصلوٰۃ خیر من النوم عمر نے کس طرح داخل کیا۔ اور کس طرح خود اسکو بدعت کہا ! اس مسئلہ سے پورا دیوبند پریشان ہے اور بدعت عمر کی تصحیح کے خاطر جو تاویلات تمہارے علماء نے گھڑی ہیں اُن کی شیعہ عالم مفتی محمد قلی نے دھجیاں اُڑا دی ہیں مذکورہ بدعت عمر کی تفصیلات کی خاطر علماء شیعہ کو تاکید کی جاتی ہے کہ مفتی محمد قلی رحمۃ اللہ کی کتاب تشیید المطاعن کی طرف رجوع کیا جائے ۔ یہ کتاب سنیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھونک دی گئی ہے

# قوم معاویہ خیل کی آذان وحی الٰہی سے نہیں بلکہ نو مسلم شیخوں کے خوابوں سے نازل ہوئی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داود ص ____ باب الاذان
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح ترمذی ص ____ " "
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص ____ " "

سنن ابو داود [ ابو عمیر بن انس روایت کرتا کہ نماز کی خاطر لوگوں کی عبادت ] کو جمع کرنے کے لیئے نبی کریم بہت پریشان تھے کچھ صحابہ نے مشورہ دیا کہ القیعہ بجایا جائے نبی پاک نے فرمایا کہ یہ تو قوم یہود کی نشانی ہے ایک صحابی کہا کہ ناقوس بجایا جائے انجناب نے فرمایا یہ نصاری کی نشانی ہے پھر اخر میں نبی پاک نے حکم دیا کہ ناقوس ہی بجایا جائے پھر بکڑی کھلا ناقوکمن ہی بنایا گیا۔ عبداللہ بن زید اس میٹنگ کے بعد پریشان ہوکر واپس گھر آکر سوگیا اور پھر خواب میں اسکو اذان پڑھا دی گئی صبح اٹھ کر اس نے نبی کریم کو اپنا خواب سنایا اور امیر عمر نے بھی ایسا ہی خواب جو کہ ۲۰ دن سے انہوں نے چھپایا ہوا تھا (تقیہ) کے تھیلے سے نکال کر نبیؐ پاک کو پیش کر دیا۔

نوٹ ارباب انصاف قرآن پاک .... میں ہے کہ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ کہ نبی پاک فرماتے ہیں کہ شریعت کی باتوں میں صرف وحی الٰہی کی میں پیروی کرتا ہوں۔ اور اہل سنت کی تین کتب صحاح ستہ سے کہتی ہیں کہ حضور صحابہ کے خوابوں پر عمل کرتے تھے۔ اب فیصلہ ارباب انصاف تم پر ہے



# اہل سنت احباب کو دیانت اور انصاف کی رُو سے دعوت فکر

کہاوت مشہور ہے کہ جھوٹے وا منہ کالا سچے دا بُول بالا۔ صحابہ کے خواب سے آذان کا نازل ہونا سفید جھوٹ ہے اسی لیئے تو امام بخاری اور مسلم اس خواب والی روایت کو نبیذ فاروقی کی مانند پی گیئے ہیں اور ڈکار بھی نہیں لیا۔ جو ملاں گز بھر کی زبان نکال کر اور بانچھیں ٹیڑی کر کے کہتے ہیں کہ شیعوں نے آذان میں کچھ اور ملالیا ہے ہم انکو جواباً گزارش کرتے ہیں کہ تم شیعوں کو تو ایک طرف رکھو وہ تو بقول تمہارے نامی ملاؤں کے اسلام سے ہی دور ہیں اور تم جنہوں نے اسلام کو بہنے دے رکھی ہے تمہاری تو ساری آذان ہی غلط ہے کیونکہ تم نے آذان وحی خداوندی سے نہیں بلکہ صحابہ کے خوابوں سے لی ہے اور صحابہ کس باغ کی مولی تھے کہ انکے خوابوں سے دین خدا بنتا ہے اور بہت افسوس کا مقام یہ ہے کہ اہل سنت کی اس خواب والی آذان میں انکے من الصلوۃ خیر من النوم بھی نہیں ہے۔ ع سخن راست تلخ میباشد۔ سچ آکھیاں مرچاں لگدیاں نے قرآن کہتا ہے کہ نبی کریم شریعت وحی الٰہی سے لیتا ہے اور تمہاری کتب احادیث یہ کہتی ہیں کہ وہ صحابہ کے خوابوں سے لیتا ہے پس تمہاری آذان کے بارے یہ خواب والی رپوٹ تعلیمات قرآن کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور شیعوں کے عقیدہ میں جیسا کہ انکی کتابوں میں لکھا ہے کہ آذان وحی الٰہی سے وجود میں آئی ہے۔ شیعوں کی فقہ سے۔ فقہ دیوبند کا مقابلہ آسان نہیں ہے کہ بارش کی خاہر۔

## اذان میں علی ولی اللہ پر میر صاحب کا فیصلہ کن مناظرہ

ایک دن میر صاحب جو میرے ایک دوست تھے مجھ سے ملے میں نے اُن سے کہا کہ میر صاحب آپ شیعوں کا اہل سنت دوستوں پر اعتراض ہے اُنکی اذان میں زیادتی ہے مگر اُن کا بھی آپ پر اعتراض ہے کہ تم شیعہ لوگ اذان میں علی ولی اللہ کیوں کہتے ہو ۔ میر صاحب نے فرمایا کہ میرا اہلِ دیوبند سے اس مسئلہ پر ایک فیصلہ کن مناظرہ ہو چکا ہے میں نے کہا اختصار کے ساتھ فرمایئے کہ آپ نے کتنے جواب دیئے تھے ۔ انہوں نے فرمایا غور سے سنیئے ۔

**پہلا جواب** | میر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے دادا جی کے کتب خانہ میں ایک کتاب تھی جسکا نام ہے معاجیم الرشاد للسید محمد الطبسی اور صاحب فلک النجاۃ نے بھی اسی کتاب کا اپنی فلک ص ۱۳۲ ذکر اذان میں حوالہ دیا ہے ۔ کہ انہ کان فی عہد النبی وترک فی زمان خلفا بنو امیہ ۔

**ترجمہ** : اذان میں علی ولی اللہ نبی کریم کے زمانے میں کہا جاتا تھا پھر دشمنان اسلام بنو امیہ کے زمانہ میں روک دیا گیا ۔ میں نے کہا شاید میر صاحب یہ کتاب قلمی ہوگی فرمانے لگے دادا جی کے کتب خانہ میں قلمی تھی البتہ بعد میں چھپ گئی تھی پھر میر صاحب نے کہا کہ میری اس دلیل کو سُن کر مخالف بالکل بوکھلا گئے اور کہنے لگے میر صاحب آپ پہلے قرآن سے ثبوت پیش کریں ۔

## اذان میں علیّ ولی اللہ کا ثبوت قرآن پاک سے

سورہ معارج پارہ ۲۹ آیت ۳۳ وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ،
ترجمہ مؤمن وہ ہیں جو شہادات پر قائم ہیں ،



**دوسرا جواب** | میر صاحب نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ نے مؤمنوں کی تعریف کی ہے کہ وہ شہادات پر قائم رہتے ہیں ۔ اور شہادات جمع کا صیغہ ہے جس کا اطلاق کم سے کم تین پر ہوتا ہے معلوم ہوا کہ شہادات یعنی گواہیاں مؤمنین کے لئے تین ہیں پہلی شہادت اللہ پاک کی حقانیت کی گواہی دوسری شہادت نبی پاک کی رسالت حقہ کی گواہی اور تیسری شہادت مولی کی ولایت کی گواہی پس معلوم ہوا کہ اس آیت کی رُو سے اذان میں علی ولی اللہ ثابت ہے

**تیسرا جواب** | پھر میر صاحب نے کہا کہ بھائی میں نے علیّ ولیّ اللہ اذان میں قرآن سے ثابت کرنے کے بعد مخالفین سے کہا کہ شیخ عبد اللہ مراغی مصری علماء اہل سنت سے ہے انہوں نے اپنی کتاب السلافہ فی امر الخلافہ میں جیسا کہ رسالہ جزیرہ خضراء ص ۲۷۱ میں لکھا ہے کہ سلمان فارسی اور ابو ذر غفاری اذان اور اقامت میں علیّ ولی اللہ پڑھتے تھے کسی نے نبی پاک سے کہا کہ ہم نے ان دونوں سے اذان میں علی کی ولایت کی گواہی سنی ہے ۔ نبی پاک نے فرمایا کیا تم نے غدیر خم میں مجھ سے یہ نہیں سُنا من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ کہ میر صاحب نے کہا کہ اذان میں علیّ ولیّ اللہ کی تاریخ مجھ سے سُن کر گھبرا گئے

**چوتھا جواب** | پھر بقول میر صاحب میں نے ان کو کتاب تنویر الایمان محمد بن یعقوب الکلینی پیش کی اس کتاب کا بھی مولانا امیر الدین نے فلک النجاہ ص ۱۲۳ میں حوالہ دیا ہے کہ یہ حدیث بھی موجود ہے اشہد ان امیر المؤمنین و امام المتقین علیاً ولی اللہ میں نے کہا میر صاحب یہ کتاب بھی آپکے دادا جی کے کتب خانہ کی قلمی کتاب ہوگی فرمانے لگے ہاں صحیح ہے ۔

پانچواں جواب | پھر میر صاحب نے کہا کہ میں نے ملاؤں کو سمجھایا کہ تمہاری یہ بحث
کہ علی ولی اللہ جز اذان ہے تجاہل عارفانہ ہے کیونکہ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے
کہ مولا علی خود نفس اذان ہے۔ تفسیر برہان صفحہ ۱۰۳/۲ سورہ توبہ آیت اذان من اللہ
ورسولہ اور تفسیر میزان صفحہ ۱۷۹ پارہ ۱۰ آیت مذکورہ میں بحوالہ تفسیر درمنثور
لکھا ہے امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علیؑ خود اذان ہیں
چھٹا جواب :۔ | اہل سنت کے عقیدہ میں اذان میں اگر شہادتین اور اللہ اکبر کے
علاوہ کچھ اور کہہ دیا جائے تو اذان کا کچھ نہیں بگڑتا کتاب اہل سنت کشف الغمہ میں
عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے کہ جس رات سردی زیادہ اور بارش ہوتی تھی تو
نبی کریم اپنے موذن کو فرماتے کہ الحیعلتین کے بعد یہ اعلان کرالا صلوا فی
رحالکم کہ تم اپنی قیامگاہ میں نماز پڑھو معلوم ہوا کہ عام کلام سے اذان کا
کچھ نہیں بگڑتا اور مولا علیؑ کا ذکر تو عبادت ہے یہ تو اذان کو چار چاند لگا
دیتا ہے۔ نیز مذکورہ کتاب صفحہ ۷۵ ذکر اذان میں لکھا ہے کہ عاصم بن ہبیرہ
کہتا ہے کہ میں صحابی رسول عبداللہ بن مسعود کا موذن تھا اور میں لا
الہ الا اللہ کے بعد یہ بھی کہتا تھا کہ وانا من المسلمین ۔

ساتواں جواب :۔ پھر میر صاحب نے کہا کہ میں نے مخالفین کے سامنے
کتاب اہل سنت خلاصہ التفاسیر السنہ کو پیش کیا اس کا فلک النجاہ
صفحہ ۱۳۴ میں بھی حوالہ ہے کہ کتاب مذکورہ کے صفحہ ۵۴۱ میں لکھا
ہے کہ جائز نہیں شیعوں کی اذان پر تمسخر کیا جائے اگرچہ وہ زوائد سے ہو کچھ
ہو، میں نے کہا میر صاحب شائد آپکی اذان سے مذاق کو رد کرنے
کی خاطر یہ آیت اتری ہے واذا نادیتم الی الصلوۃ اتخذوھا ھزوا
ولعبا کہ جب تم شیعہ لوگ نماز کے لیے پکارتے ہو تو کفار لوگ :



اسکو مخول اور کھیل بنا لیتے ہیں

اٹھواں جواب :۔ میر صاحب نے کہا کہ شہادت ثالثہ کے بارے میں۔
مخالف کو للکار کر کہا کہ کنز العمال صفحہ ۱۵۲/۶ باب فضائل علی میں لکھا ہے
عن عائشۃ ذکر علی عبادۃ کہ
حضرت علیؑ کا ذکر عبادت ہے پس اگر اذان میں یہ ذکر آجائے تو نور
علی نور دوہری عبادت ہوگی۔

## ملاؤں کی طرف سے بلال والی آذان کا بار بار حوالہ

میر صاحب نے فرمایا کہ ایک ملاں جو ابوسفیان کی طرح پستے قد کا تھا اور مروان
کی طرح شرارتی تھا وہ اپنی صحاح ستہ سر پر اٹھا کر کھڑا ہو گیا اور شور کرنے لگا کہ بلال
جو آذان دیتا تھا اس میں علی ولی اللہ کا ذکر نہیں ہے میر صاحب صفائی
پیش کریں۔

## بلال کی آذان میں الصلوۃ والسلام یا رسول اللہ بھی نہیں ہے

بقول میر صاحب میں نے اس ملاں سے کہا کہ کہاوت مشہور ہے کہ
ع سوئے کھوتی تے کلے گھمیلد۔ تمہارا مناظر خاموش ہے اور تمہیں دردزہ
شروع ہے صحاح کے ساتھ قرآن بھی ملا کر سر پر اٹھا لو اور ثابت کر دو کہ بلال
والی آذان میں الصلوۃ والسلام یا رسول اللہ کہاں لکھا ہے اور اہل سنت
کی مساجد سے جو اذان آتی ہے اس میں یہ کلمات کیوں پڑھے جاتے ہیں میر
صاحب نے کہا کہ میرے سوال کے بعد وہ ملاں بانچھیں ٹھٹھریں کر کے کہنے لگا اہل
سنت ۔

یہ کلمات آذان میں نبی پاک سے اظہار نیاز مندی کے لئے شامل کرتے ہیں،
بقول سید صاحب یہ لنے کہ کہاوت مشہور ہے۔
۴ آپ ہی آپ تم ہی تم میں کون چھوڑ دے۔ کل الناس رامن عقلہ ہر آدمی اپنے خیال میں بڑا عقلمند ہے۔ شیعہ لوگ بھی آذان میں علی ولی اللہ اپنے مولا علیؑ سے عشق و محبت اور اظہار نیاز مندی کی خاطر کہتے ہیں۔

## ملاں اعظم کی طرف سے بدون قصد جزئیت کا رَولا

بقول سید صاحب ملاں اعظم نے اس بات پر بہت زور دیا کہ شیعوں کی کتابوں میں فقہاء شیعہ کے یہ فتوے ہیں کہ شہادت ثالثہ اذان میں بدون قصد جزئیت پڑھی جائے اور قصد جزئیت بالکل نہ کیا جائے۔ سید صاحب نے کہا میں نے ملاں اعظم کو للکار کر کہا کہ ہمارے فقہاء اور مجتہدین کے فتوے ہمارا سر آنکھوں پر ہیں اور ہمارے علماء ہمارے سر کے تاج ہیں اور اعلیٰ درجہ کے دیانتدار ہیں اور مثل معروف ہے کہ سخن راست تلخ ہے شاید تمہارے فقہاء بڑے بد دیانت ہیں ہمارے فقہاء نے جس طرح بھی آذان میں شہادت ثالثہ کے بارے فتویٰ دیا ہے ہم اسکے پابند ہیں عبادات کی بعض اجزاء مستحب اور بعض واجب ہوتی ہیں اذان میں شہادت ثالثہ کو بعض فقہاء مستحب کہتے ہیں اور بعض نے تو اسکے وجوب کا بھی فتویٰ دیا ہے، اسکے بعد سید صاحب نے دو کتب میں پیش کیں۔



## آذان میں شہادہ ثالثہ کے بارے صاحب جواہر الکلام علامہ محمد حسین کا نظریہ اور مجلسی مرحوم کی تائید

اہل تشیع کی کتاب جواہر الکلام ص ۸۷ جلد ۹ کتاب الصلوۃ باب الاذان
فعن المجلسی انہ لا یبعد کون الشہادۃ بالولایۃ من الاجزاء المستحبۃ للاذان استناداً الی ہذہ المراسیل۔
ترجمہ سرکار علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ کوئی بعید نہیں اس بات سے کہ علی ولی اللہ کا پڑھنا اذان کے اجزاء مستحبہ سے ہو اور دلیل اسکی مراسل روایات ہوں۔
نوٹ یہ عبارت پیش کر کے سید صاحب نے فرمایا کہ ادلہ سنن میں فقہاء قاعدہ تسامح جاری فرماتے ہیں جسکا مطلب یہ ہے کہ اگر روایت سند کے لحاظ سے ضعیف ہو تو بھی اس روایت کے مطابق استحباب کا فتویٰ دیا جا سکتا ہے۔

## شہادت ثالثہ سے آذان کی ترتیب اور موالاۃ میں فرق نہیں پڑتا

کتاب جواہر الکلام ذکر آذان ولا یقدح مثلہ فی الموالاۃ والترتیب بل ھی کالصلوۃ علی محمد عند سماعہ
ترجمہ، علی ولی اللہ کے پڑھنے سے آذان کی ترتیب اور موالاۃ میں کوئی خامی پیدا نہیں ہوتی بلکہ یہ شہادت اسی طرح ہے کہ جس طرح نبی کریم کے نام مبارک کو سننے کے بعد درود شریف پڑھا جانا۔

## مجتہد اعظم سید محسن حکیم کا آذان میں علی ولی اللہ کے پڑھنے کے وجوب کا فتویٰ اور میر صاحب کی فتح

کتاب اہل تشیع مستمسک العروۃ الوثقی صفحہ ۵۴۴ جلد ۴ باب الأذان بل ذالك فی هذه الاعصار معدود من شعائر الایمان ورمزا الی التشیع فیكون من هذه الجهة راجحا شرعا بل قد یكون واجبا لكن لا بعنوان الجزئیة من الاذان۔

ترجمہ: آذان میں علی ولی کا پڑھنا ان زمانوں میں علامت ایمان ہے اور شعار و علامت مذہب شیعہ ہے پس اس جہت سے اس شہادت میں شرعاً رجحان ہے بلکہ کبھی تو بجائے استحباب کے اسکا پڑھنا واجب ہے البتہ بغیر قصد جزئیت کے بقول میر صاحب اس فتویٰ کے بعد علی علی کا نعرہ گونجنے لگا

## مذکورہ حوالہ جات کے بعد میر صاحب کا ملاؤں کو للکارنا

ارباب انصاف بقول میر صاحب میں نے تمام علماء اہل سنت کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر دعوت فکر دی کہ آذان میں علی ولی اللہ کے پڑھنے کی بابت جب روایات بھی موجود ہیں اور فتاویٰ علماء بھی موجود ہیں تو پھر اعتراض ہی ختم ہو گیا اور اس بحث کے بجائے آپ اپنی آذان میں الصلوۃ خیر من النوم کی زیادتی اور حی علی خیر العمل کی کمی کے بارے بھی تو کوئی صفائی پیش کرو۔



## شیعوں کی آذان کی بابت مولوی محمد علی بلال گنجی کی بدزبانی اور کذب بیانی اور اس ناصبی ملاں کو دندان شکن جواب

ارباب انصاف اس ملاں کو ناصبی بننے کا بہت شوق ہے اس لئے یہ اہل سنت کا ترجمہ ناصبی کرتا ہے۔ اور یہ ملاں ریت کے کو ٹھے اسارنے میں بہت ماہر ہے اور کیجربختی کا بہت بڑا بادشاہ ہے اس نادان سے کوئی پوچھے کہ جب فقہاء شیعہ خود فرماتے ہیں کہ شہادت ثالثہ کو آذان میں قصد جزئیت سے نہ بجالایا جائے اور شیعہ لوگ بھی قصد جزئیت نہیں فرماتے تو پھر اسکو درد زہ کیوں ہوا؟ اور عبارات کو توڑ موڑ کر اپنے نامہ اعمال کو قلب فاروق کی طرح کیوں سیاہ کیا ہے۔ اور سنو صرف کہ جب ہمارے علماء خود مذمت فرماتے ہیں اور ہم اسسے برائت اختیار کرتے ہیں تو بات ہی ختم ہو گی۔ ہم لوگ امامیہ شیعہ اثنا عشریہ ہیں

## مولوی محمد علی کا کتاب المبسوط کی عبارت میں

## اپنے بزرگوں کی طرح خیانت اور بددیانتی کرنا اور منبر پر لعنت کی سیاہی ملنا

ارباب انصاف شیعہ مذہب کے عالم شیخ طوسی نے اپنی کتاب المبسوط باب الأذان میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص علی ولی اللہ بقصد جزئیت بھی آذان میں پڑھ لے تو گنہگار نہ ہو گا۔

اصل عبارت یوں ہے علی ما ورد فی شواذ الاخبار فلیس

معمول علیہ ذلو فعلہ الانسان لم یأثم بہ

یعنی شہادۃ ثالثہ کا ذکر آذان میں شواذ اخبار میں آیا ہے اور ان پر بقصد جزئیت عمل نہیں ہوا اور اگر ان پر بقصد جزئیت کوئی شخص عمل کرے تو لم یأثم وہ گنہ گار نہیں ہوگا۔

## شیخ طوسی اور شہید اول کا فیصلہ بابت آذان

کتاب شرح لمعہ صفحہ باب الآذان میں لکھا ہے وبدون اعتقاد ذالک لاحرج وفی المبسوط اطلق عدم الاثم بہ ومثلہ المصنف فی البیان۔

اگر کوئی شخص بغیر قصد جزئیت کے آذان میں شہادۃ ولایت بجالائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور شیخ طوسی نے مبسوط میں فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص بدون قصد جزئیت یا شواذ اخبار پر عمل کرتے ہوئے قصد جزئیت سے شہادۃ ولایت کو آذان میں بجالائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور شہید اول شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن جلال الدین کا اپنی کتاب البیان میں بھی اسی کی مثل فتویٰ ہے۔

نوٹ ارباب انصاف مولوی محمد علی نے یہ بددیانتی فرمائی ہے کہ عبارت سے لم یأثم ایک لفظ تھا اس خائن ملاں نے حرف لم کو گرا دیا ہے اس حرف کے ہوتے ہوئے معنی یہ ہے کہ وہ گنہ گار نہیں ہوگا اور جب یہ گر جائے تو معنی یہ ہوگا کہ وہ گنہ گار ہوگا۔ اور اس طرح خیانت علمی کرنے سے نعمین کی جھوٹی خلافت اور نعمان کی جھوٹی فقہ کی ٹوٹتی ہوئی چولوں کو پیوند نہیں لگ سکتی۔



## کتاب من لایحضرہ الفقیہ اور ناصبی ملاں محمد علی کی واویلا

ارباب انصاف کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں فصول آذان لکھی ہیں اور پھر مصنف نے کہا ہے یہ فصول آذان صحیح ہے اس میں نہ کمی کی جائے اور نہ ہی زیادتی اور جن لوگوں نے زیادتی کی ہے وہ مفوضہ ہیں اور وہ لعنتی ہیں۔ کتاب مذکور میں مذکورہ عبارت جب ہمارے معاصر اعلیٰ حضرت کو نظر آئی تو ڈھول کی طرح پھول گئے

## چوہیا کو ادرک کی ڈلی ملی اور وہ پنساری بن بیٹھی

ارباب انصاف مذکورہ عبارت کتاب مذکور میں مولانا صاحب پڑھ کر محقق بن بیٹھے۔ محترم قارئین کتاب من لایحضرہ الفقیہ کی عبارت بالکل درست ہے اور ہمارا بھی یہی دعویٰ ہے کہ شیعوں نے آذان کے فصول میں نہ ہی کمی کی ہے اور نہ ہی زیادتی کی ہے مفوضہ کچھ بھی ہوں ہمارا انسے کوئی تعلق نہیں ہے اور صاحب کتاب شیخ صدوق کا ان پر تنقید کرنا ہی اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ اور ہیں اور مفوضہ اور ہیں اور انکے غلط عقیدوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ رہا یہ مسئلہ کہ شیعہ آذان میں شہادۃ ولایت کیوں پڑھتے ہیں ہم مفوضہ کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیعہ فقہ میں باب اجتہاد ہمیشہ کھلا ہے اور اب ہمارے فقہاء اور مجتہدین کا یہ فتویٰ ہے کہ چونکہ مرسل روایات سے شہادت ولایت کا آذان میں ثبوت ملتا ہے پس بدون قصد جزئیت اسکا پڑھنا ثواب ہے۔

## مولوی محمد علی کا فیصلہ کہ الفاظ آذان میں جو کمی یا زیادتی کرے

## وہ بدعتی بلکہ لعنتی ہے اور امیر عمر نے یہ دونوں کام کیے پس عمر کا نتیجہ

ارباب انصاف بلال گنج محدث نے اپنی کتاب فقہ جعفریہ صـ۳۶۰ میں آذان میں کمی یا زیادتی کرنے والے کو بدعتی اور لعنتی قرار دیا ہے ۔ ہم اس مولانا کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ آپکی کتابیں گواہ ہیں کہ امیر عمر نے فصول آذان سے حی علی خیر العمل کم کیا ہے اور الصلوۃ خیر من النوم کو زیادہ کیا ہے ۔ پس آپکے فتوے کی رو سے آپکا امیر بھی آگیا ، اور آپکے دونوں تمغے بدعتی اور لعنتی آپکے اپنے گھر میں فٹ آگئے اعلیٰ حضرت ع ہو المسک ما کررتہ یتضوع ہماری تحقیق بھی مثل کستوری کے ہے آپ اسکو جتنا ملیں گے خوشبو زیادہ آئے گی ، شیعوں کے بارے آپ محقق بن گئے ہیں گویا چوہا در خواب شتر شد کہ چوہا خواب میں اونٹ بن گیا ، اعلیٰ حضرت شیعوں کو تم ایک طرف رکھو وہ تو بقول تمہارے حرامی ملاؤں کے اسلام سے بہت دور ہیں تم جنہوں نے اسلام کو بہن دے رکھی ہے ذرا اپنی آذان کی صفائی تو پیش کریں تمہاری آذان وحی خداوندی سے نہیں بنی تمہاری آذان میں کمی بھی ہے اور زیادتی بھی ہے اور یہ سب کرتوت تمہارے امیر عمر کے ہیں کیا آپ عمر صاحب کی بدعات کی صفائی پیش کر سکتے ہیں ۔

ع لن یصلح العطار ما افسد الدھر من مالی

تو دین اسلام میں عمر کتار ہا اور شامت اب تم بیچارے ملاؤں کی آگئی ہے بجم ہے ۔ ع نانی خصم کیتا چٹی دوہترے نوں ۔



## الصلوۃ خیر من النوم کی صفائی مولوی محمد علی

## نے اس طرح دی ہے جس طرح بوسہ بعد از انزال ہوتا ہے

مولانا محمد علی کو خدا نے اس مسئلہ میں بالکل توفیق نہیں دی کہ وہ اپنے ان صحابہ جنکی شان یہ ہے ع آگ لین آئی اور بن گئی گھر والی ۔ کوئی روایت انکی زبانی نبی کریم سے اپنی بخاری یا مسلم کتاب سے پیش فرماتے ، اور حدیث پیش ہی کس طرح کرتے جبکہ وہ ہے ہی بدعت عمر ، ع ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است جو عیب اور بری بات بادشاہ سلامت کو پسند آجائے وہ ہنر کہلاتی ہے ، یہ من النوم والی برائی آذان میں عمر کو پسند آگئی اور قوم عمر کے گلے پڑگئی ۔ اور اب حالت یہ ہے کہ ع کسے نگوید کہ دوغ من ترش است اس من النوم کی صفائی میں اس ملاں نے ایک یہ دلیل دی ہے کہ اسکا معنی اچھا ہے کہ نماز نیند سے بہتر ہے ہم کہتے ہیں کہ ابوبکر عمر عثمان کے الفاظ میں کیا برائی ہے آپ انکو بھی آذان میں پڑھیں ایک یہ عذر بھی پیش کیا ہے کہ کتاب شیعہ تہذیب الاحکام میں لکھا ہے کہ امام زین العابدین گھر میں بچوں کو جگانے کے لئے الصلوۃ خیر من النوم کہتے تھے ہم اسکا یہ جواب دیتے ہیں کہ گھر اور چیز ہے اور آذان اور چیز ہے روایت میں فی بیتہ کا لفظ ہے ، کہ گھر میں ، اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آنجناب آذان میں بھی یہ کہتے تھے ، اور کتاب شیعہ من لا یحضرہ الفقیہ میں یہ جو لکھا ہے کہ تقیہ کے مقام پر الصلوۃ خیر من النوم آذان میں کہنا درست ہے اس کو بھی شیعوں کے خلاف نہیں پیش کیا جا سکتا ۔ کیونکہ صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ تقیہ قیامت تک جائز ہے

# آذان کے درمیان خلفاء کے نام لینا فقہ حنفیہ میں جائز ہیں

# اور یہ فتوی دشمنان علیؑ کے منہ پر جوتا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتب اہل سنت سے

۱۔ فتح القدیر شرح ہدایہ ص۲۱۵ لابن ہمام ذکر آذان
۲۔ الکفایہ شرح ہدایہ ص۲۱۵ لجلال الدین خوارزمی
۳۔ العنایہ شرح ہدایہ ص۲۱۵ لمحمد بن محمود
۴۔ البدایہ والنہایہ ص۱۸۵ جلد۹ لابن کثیر دمشقی
۵۔ اوجز المسالک شرح موطا امام مالک ص۲۷ ج۲

| کفایہ کی عبارۃ | وما احدثه ابو یوسف للامیر بان یقول السلام علیک ایها الامیر حی علی الصلوۃ |
|---|---|

لانهم خلفاء رسول الله ۔

اور جو امام اہل سنت ابو یوسف نے بدعت جاری کی ہے کہ مؤذن آذان کے درمیان خلیفہ اور امیر کو کہے السلام علیک ایها الامیر اور پھر کہے حی علی الصلوۃ یہ بدعت اس لئے جاری کی ہے کہ یہ امراء خلفاء رسول اللہ ہیں۔

| البدایہ کی عبارۃ | ورأیت مؤذنی عمر بن عبد العزیز یسلمون علیه فی الصلوۃ حی علی الصلوۃ |
|---|---|

ابن عساکر نے ترجمہ جریر بن عثمان میں لکھا ہے کہ جریر کہتا ہے کہ میں نے عمر بن عبد العزیز کے مؤذن سے سنا تھا وہ۔



# فقہ حنفیہ میں جب آدمی جسکے منہ اور داڑھی اور باقی بدن پر منی لگی ہے وہ آذان دے سکتا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو اہل سنت کی کتابوں سے۔

۱۔ اوجز المسالک شرح موطا امام مالک ص۲۱ ج۲ باب النداء علی غیر وضوء
۲۔ رد المحتار علی الدر المختار شرح تنویر الابصار ص۲۹۳ ج۱ باب آذان۔
۳۔ الروضۃ الندیہ شرح الدرر البہیہ ص۷۷ ج۱ ذکر آذان
۴۔ الرحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ ص۳۳ بر حاشیہ میزان
۵۔ میزان الکبری ص۱۴۴ ج۱ مؤلف عبد الوہاب شعرانی

| رد المحتار کی عبارۃ | فأذان الفاسق والمرأۃ والجنب صحیح<br>بدکردار اور عورت اور جس نے غسل جنابت نہیں |
|---|---|

کیا اگر یہ لوگ آذان دیں تو آذان صحیح ہے

| میزان الکبری کی عبارۃ | ومن ذالک اعتداد الثلثة بأذان الجنب سوائے احمد کے باقی تین امام اہل |
|---|---|

سنت کے مالک اور شافعی اور نعمان جنب شخص کی آذان صحیح سمجھتے ہیں

نوٹ ارباب انصاف کہاوت ہے کہ جب کتے کی موت آئے تو وہ مسجد میں سوتا ہے اور جب کسی ناصبی ملاں کی موت آئے تو وہ شیعوں سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے گکھڑوی محمد علی اور دیگر نواصب کا شیعوں پر اعتراض تھا کہ انکی فقہ میں جنب کی آذان درست ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ تو اہل سنت کے تین اماموں کا فتوی ہے اور نواصب کے منہ پر جوتا ہے۔

آذان کے درمیان منبر پر اس طرح سلام کرتا تھا السلام علیک یا امیر المومنین حی علی الصلوٰۃ (نوٹ: اگر آذان میں معاویہ کے ناموں کی گنجائش ہے تو علیؑ کے نام کی کیوں نہیں؟)

## آذان میں خلفاء پر سلام کی بدعت کا

بانی امیر شام ناصبیوں کا امام معاویہ ہے۔

اوجز المسالک کی عبارت ] قلت للزہری من اول من سلم علیہ فقال معاویہ بالشام ومروان بالمدنیۃ۔

ابن ابی ذئب کہتا ہے کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ آذان میں سب سے پہلے کس پر سلام کیا گیا اس نے کہا معاویہ پر نوٹ ارباب انصاف کہاوت مشہور ہے کہ ع صدائے دہل از خالی بودن شکم است حزب الاحناف کا زیادہ شور اور رولا انکے اندر سے خالی ہونے کے باعث ہے ع بچہ اکھیاں مرچاں سگریاں نے وہ خلیفے جنکے دن مخلوق خدا پر ظلم کرنے میں گزرتے تھے اور راتیں شراب اور کباب میں بسر ہوتی تھیں انکے نام لینا تو آذان کے درمیان انکو گوارہ تھے اور سنتے تھے اور خوش ہوتے تھے مگر امیر المومنین امام الہدیٰ علی بن ابی طالب کی ولایت اور خلافت بلافصل کی گواہی آذان میں جب پڑھی جائے تو یہ گویا کہ تھری ناٹ کی گولی ہے جو ان نواصب کے جگر سے پار ہوتی ہیں اور پھر یہ ذریت نبوزرقاء غریب شیعوں کے لئے مال کے محقق اور مفتی بن جاتے ہیں



## عقیدہ بداء میں اہل سنت اور اہل تشیع دونوں متحد ہیں اور اسکے خلاف جو سنی ملاں کہتا ہے وہ علمی خیانت کرتا ہے!

ثبوت ملاحظہ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر دمشقی ص ۵۱۹ ج ۲ آیت ۳۹ الرعد۔
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۶۶ ج ۴ الرعد م جلال الدین سیوطی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص پارہ ۱۳ الرعد۔ آیت ۳۹
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۴۱ ج ۵ الرعد م فخر الدین رازی
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن پارہ ۱۳ آیت ۳۹ م نظام نیشاپوری
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی ص ۲۷۲ ج ۹ آیت ۳۹ م جمال الدین قاسمی
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر المراغی ص ۱۱۵ ج ۴ م احمد المصطفیٰ المراغی
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۳۳ ج ۵ مؤلف محمد بن احمد قرطبی
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۳۵ ج ۵ پارہ ۱۳ م قاضی ثناء اللہ عثمانی
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر نسفی ص ۱۵۳ ج ۲ م ابو البرکات محمد النسفی
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص ۸۴ ج ۳ الرعد م محمد شوکانی
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص ۵۳۲ ج ۲ م محمود بن عمر زمخشری
۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص ۱۵۴ ج ۳ م عبد اللہ بن عمر بیضاوی
۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص ۲۲ ج ۴ بر حاشیہ خازن
۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۲۲ ج ۴ الرعد آیت ۳۹ پ ۱۳
۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان ص ۲۵۴ م معین الدین شافعی

١٧۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معارف القرآن ج ۵ ص ۲۰۳ مفتی محمد شفیع

١٨۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر حقانی ص ۳۶۰ مؤلف شیخ عبدالحق حقانی دہلوی

١٩۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مواہب الرحمن پارہ ۱۳ ص ۲۷ امام بحر السلام امیر علی

٢٠۔ اہل سنت کی معتبر کتاب روح المعانی ص ۱۷۱ پارہ ۱۳ امام سنی بغداد الالوسی

پارہ ۱۳ سورۃ الرعد آیت ۳۹ قرآن مجید

**یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ (۳۹)**

ترجمہ: مٹا دیتا ہے اللہ پاک جو چاہے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہے اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ ۲۰ عدد کتب اہل سنت کا ہم نے دیانت داری سے مطالعہ کیا ہے اور ان میں احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ و تابعین اور نظریات علماء کو خوب غور سے پڑھا ہے امام اہل سنت محمد ابن جریر طبری نے اور امام اہل سنت علامہ جلال الدین السیوطی نے اپنی اپنی تفسیر میں اس مذکورہ آیت کی تشریح میں احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ و تابعین کا ذخیرہ جمع کرنے میں بہت محنت کی ہے اور فراخ دلی سے کام لیا ہے اور امام النواصب ابن کثیر دمشقی نے بھی اس آیت کی تفسیر میں بہت محنت کی ہے اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں

## علماء اہل سنت دو زہر پیتے ہیں مگر انکا نام لیتے سے ڈرتے ہیں ایک زہر تقیہ ہے اور ایک زہر عقیدہ بداء ہے

ارباب انصاف مذکورہ آیت کی تفسیر میں جو کچھ احادیث نبویہ سے ظاہر ہوتا ہے



شیعوں کا وہی عقیدہ ہے۔ اور اب چند احادیث نقل کر کے عالم اسلام کو ہم دعوت انصاف دیتے کہ سنی بھائیوں نے ہمارے ساتھ کتنی بے انصافی کی ہے

## روایت اول ابن ابی شیبہ ابن جریر ابن المنذر ابن ابی حاتم

## آئمہ اہل سنت شیعوں کی طرح بداء کا عقیدہ رکھتے تھے۔

درمنثور کی عبارت: اخرج ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم عن مجاهد قال قالت قریش الخ مذکورہ محدثین مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وما کان لرسول ان یأتی بآیۃ الا باذن اللہ تو قریش نے کہا کہ اے محمد تو کسی چیز کا مالک نہیں ہے اور اللہ پاک کام سے فارغ ہو گیا ہے پس یہ آیت یمحوا اللہ ما یشاء نازل ہوئی ان قریش کو ڈرانے کے لیے کہ جب ہم چاہیں تو سب کچھ کر سکتے ہیں یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت من ارزاق الناس ومصائبھم وما یعطیھم وما یقسم لھم کہ اللہ پاک لوگوں کے ارزاق اور مصیبت اور جو کچھ انکو عطا کرتا ہے اور انکے لئے تقسیم کرتا ہے اس میں جو چیز کو چاہے مٹا دے اور جس چیز کو چاہے ثابت رکھے۔

نوٹ: ارباب انصاف جو کچھ اس روایت کا مفاد ہے اور جو کچھ ان آئمہ اہل سنت نے نقل کیا ہے شیعہ بھی اس آیت کی تفسیر میں یہی کچھ کہتے ہیں۔ البتہ شیعہ مذہب والے اس آیت کے مفاد کو بداء کہتے ہیں اور اہل سنت اس آیت کے مفاد کو شیعوں کی طرح مانتے ہیں مگر اس کا نام بداء رکھنے سے ڈرتے۔ گویا نزاع لفظی ہے۔ اور جو معنی بداء کا اپنے طرف سے بنا کر اہل سنت غلط شیعوں کی طرف نسبت دیتے ہیں وہ انکا بنایا ہوا سفید جھوٹ ہے۔ سچے والا بول بالا اور جھوٹے والا منہ کالا

## روایت دوم ابن عباس عبد الرزاق اور فریابی شیخ بخاری اور ابن نصر ائمہ اہل سنت شیعوں کی طرح بداء کا عقیدہ رکھتے تھے

درمنثور کی عبارت | اخرج عبد الرزاق والفریابی وابن نصر والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس فی قولہ یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت
قال ینزل اللہ فی کل شہر رمضان الی سماء الدنیا فید
بر امر السنۃ فی لیلۃ القدر فیمحو اللہ ما یشاء و یثبت الخ

ترجمہ ابن عباس مذکورہ آیت کے بارے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر ماہ رمضان میں آسمان دنیا کی طرف اپنا امر نازل کرتا ہے اور سال بھر کے امر کو شب قدر میں تدبیر کرتا ہے اور جس چیز کو چاہے مٹاتا اور ثابت رکھتا

## روایت سوم بداء کی بابت جابر صحابی سے مروی ہے

درمنثور کی عبارت | عن الکلبی فی الایۃ قال یمحوا اللہ من الرزق و یزید فیہ و یمحو من الاجل و یزید فیہ فقیل لہ من حدثک
بہذا قال ابو صالح عن جابر بن عبد اللہ الانصاری عن النبی۔

ترجمہ کلبی سے مذکورہ آیت میں اس طرح مروی ہے کہ اللہ پاک رزق کم بھی کر دیتا ہے اور زیادتی بھی اسی طرح عمر میں بھی کمی و زیادتی کرتا ہے۔ کلبی سے پوچھا گیا کہ اس کی اس تفسیر کے بارے آپ کو کس نے بتایا ہے اس نے کہا کہ اسکی روایت کی ہے ابو صالح نے جابر سے اور جابر نے نبی کریم سے۔



## روایت چہارم: مولیٰ علی اور نبی پاک دونوں بداء کا عقیدہ رکھتے تھے

درمنثور کی عبارت | عن علیؑ انہ سال رسول اللہ عن ہذہ الایۃ فقال لہ لاقرن عینک بتفسیرہا و لاقرن عین امتی
بعدی بتفسیرہا الصدقۃ علی وجہہا و بر الوالدین یحول الشقاء
سعادۃ و یزید فی العمر و یقی مصارع السوء

ترجمہ نبی کریم سے مذکورہ آیت کے بارے حضرت علیؑ نے پوچھا آنجناب نے فرمایا کہ میں آپکی اور امت کی آنکھوں کو اس آیت کی تفسیر کر کے ٹھنڈا کرتا ہوں صحیح طریقے سے صدقہ دینا اور والدین سے نیکی کرنا شقاوت کو نیک بختی میں بدل دیتا ہے اور زندگی کو زیادہ کرتا ہے۔

## عالم اسلام کو دعوت انصاف دیانت اور انصاف کی رو سے

ارباب انصاف ہمیں بہت افسوس ہے سنی علماء کی دیانت پر کہ انہوں نے بداء کا ایک غلط معنی اپنے طرف سے بنا کر ہمارے شیعوں کی طرف منسوب کر دیا کہ شیعہ مذہب والے معاذ اللہ خدا کو جاہل مانتے ہیں کہ خدا غلطی اور جہالت سے ایک کام کرتا ہے پھر اسکے خلاف کرتا ہے ارباب انصاف یہ معنی شیعوں پر محض تہمت ہے اور نواصب کو ہمارا چیلنج ہے کہ وہ کتاب پیش کریں جس میں شیعوں نے یہ معنی لکھا ہے ہمارا عقیدہ و مسئلہ بداء میں وہی ہے جو سنی علماء نے صحابہ کرام سے نبی کریم کی زبانی نقل کیا ہے کہ اللہ پاک ہر چیز میں جو چاہے کر سکتا ہے چاہے تو مٹا دے اور چاہے تو ثابت رکھے۔

## امام اہل سنت امیر عمر بن خطاب بھی بدا کا عقیدہ رکھتا تھا۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۵۱۹ ج ۲ الرعد آیت ۳۹
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الدر المنثور ص ۶۶ ج ۴ آیت ۳۹
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن جریر طبری ص ج پارہ ۱۳
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۳۳۰ ج ۵ آیت ۳۹ الرعد۔
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری پارہ ۱۳ آیت ۳۹
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۲۳ الرعد
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص ۲۳ برحاشیہ خازن
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مواھب الرحمن پ ص ۲۲۷۔
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی پ ۱۳ ص ۱۶۹

روح المعانی کی عبارت | عن عمر ویطوف بالبیت ویقول اللھم ان کنت کتبت علی شقوۃ واجعلہ سعادۃ فانک تمحو ما تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب

ترجمہ عبد بن حمید وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر خانہ کعبہ کا طواف کرتے وقت یہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے خدایا اگر تو نے مجھے شقی لکھا ہے تو مجھے سعید بنا دے تو جس چیز کو چاہے مٹا دے اور جس کو چاہے ثابت رکھے اور تیرے پاس ام الکتاب ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف امیر عمر جس بات کی تمنا کر رہے تھے یہی بدا ہے اور اگر یہ بدا کفر ہے تو امیر عمر کے بارے فیصلہ اہل سنت کے اپنے اصولوں پر ہے اگر شیعہ بدا کا عقیدہ رکھنے سے کافر ہیں تو امیر عمر بھی اس کفر میں انکے ساتھ ہے



## امیر عمر کے ساتھ عقیدہ بدا میں دوسرے صحابہ کرام بھی شامل ہیں

روح المعانی کی عبارت | ص ۱۶۹ پارہ ۱۳ الرعد آیت ۳۹ وقیل ھو عام فی الرزق والاجل والسعادۃ والشقاوۃ ونسب الی جماعۃ من الصحابۃ والتابعین وکانوا یتضرعون الی اللہ ان یجعلھم سعداء

ترجمہ کیا گیا ہے کہ محو اور اثبات جو کہ آیت کا مفاد ہے وہ عام ہے رزق موت شقاوت اور سعادت سب میں جاری ہے اور یہ قول صحابہ و تابعین کی ایک جماعت کی طرف نسبت دیا گیا ہے اور صحابہ اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کرتے تھے کہ وہ انہیں سعید بنائے۔

نوٹ: ارباب انصاف جو معنی آیت کا روح المعانی میں لکھا اور صحابہ کی طرف منسوب ہے ہم شیعہ اسی کو بدا کہتے ہیں اور برا ہو تعصب و نادانی کا کہ اہل سنت بھائی شیعوں کی دشمنی میں اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ شیعوں کی تکفیر کے ساتھ بیچارے صحابہ کی بھی لاشعوری طور پر تکفیر کرتے ہیں اور ہم ایک بار پھر واضح کرتے ہیں کہ بدا کا معنی شیعوں کے نزدیک وہی ہے جو اہل سنت مفسرین نے نبی کریم اور صحابہ کرام سے نقل کیا ہے۔ اور جو معنی بدا کا علماء اہل سنت نے اپنی طرف سے بنا کر شیعوں پر بہتان باندھا ہے وہ انکا خود ساختہ جھوٹ ہے ہمارا چیلنج ہے نواصب کو کہ شیعوں کی اس کتاب کا وہ حوالہ پیش کریں جس میں بدا کا معنی معاذ اللہ حق تعالی کی جہالت لکھا ہے۔

اگر عقیدہ بدا کی وجہ سے شیعہ کافر ہیں تو امیر عمر بن خطاب صحابہ سمیت اس کفر کے قائل تھے۔

## پیشوائے اہل سنت کعب الاحبار امیر عمر اور صحابہ کے ساتھ عقیدہ بدا میں شامل ہو کر گروہ کفار میں شامل ہے مبارک ہو شدّ و مدّ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منشور ص ۶۷ ج ۴ الرعد
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن جریر طبری ص ۱۱۲ پارہ ۱۳
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۳۳۰ ج ۵
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مواہب الرحمن پارہ ۱۳ ص ۲۲۷

در منثور کی عبارت | عن کعب قال لعمر لولا اٰیۃ فی کتاب اللہ لانبأتک بما هو کائن الی یوم القیامۃ قال وما هی قال قول اللہ یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب

ترجمہ۔ ایک مرتبہ کعب یہودی الاصل نے امیر عمر سے کہا تھا کہ اگر ایک آیت قرآن نہ ہوتی تو میں آپکو قیامت تک آنے والے حالات بتا دیتا امیر عمر نے پوچھا وہ آیت کون سی ہے کعب نے کہا یہ ہے کہ خدا جس چیز کو چاہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہے ثابت رکھتا ہے اسکے پاس ام الکتاب ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف عقیدہ بدا میں امیر عمر اور کعب الاحبار شیعوں کے ساتھ متحد ہیں۔ اور کعب الاحبار نے جو بر سر عمر کے سامنے ماری ہے اسکی ذہن سے لازم آتا ہے کہ وہ عمر ابو بکر اور عثمان سے افضل تھا۔ اور کعب کی اس ڈینگ پر عمر اور علماء اہل سنت کا خاموش رہنا اور حضرت علی کے اسی دعویٰ پر جو کعب نے کیا ہے تنقید کرنا انکی ناصبیت کی دلیل ہے



## امام اہل سنت شہاب الدین البغدادی کا صحت بدا پر استدلال کہ اگر بدا غلط ہے تو دعا مانگنا بھی لغو فضول اور غلط ہے

تفسیر روح المعانی ص ۱۷۱ پارہ ۱۳ میں جو دلیل امام اہل سنت نے لکھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ حاجت مند خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں بے اولاد اولاد کی خاطر بیمار صحت کی خاطر۔ تنگ دست روزی کی خاطر مجرد بیوی کی خاطر۔ بے علم علم کی خاطر۔ طالب علم امتحان میں کامیابی کی خاطر غلاصہ ہر ضرورت اپنی ضروریات کی خاطر خدا تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے۔ اور اللہ پاک نے وعدہ فرمایا ہے ادعونی استجب لکم کہ تم مجھے اپنی ضروریات کے لیے پکارو اور فریاد کرو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ اگر تقدیر ازلی میں بدا اور تبدیلی نہیں ہوتی تو پھر دعا مانگنا لغو اور فضول ہے۔ جب ایک آدمی کی قسمت میں اولاد لکھی ہے تو اسے ضرور ملے گی خواہ وہ خدا سے مانگے یا نہ مانگے اور اگر اس کی قسمت میں اولاد نہیں لکھی تو اسکو ہر گز نہیں ملے گی خواہ ہر سال وہ اجمیر شریف حاضری دیتا ہے۔ عالم اسلام کا صحت دعا پر اتفاق ہے اور یہ اتفاق صحت بدا کی ٹھوس دلیل ہے اگر عقیدہ بدا کفر ہے تو پھر عقیدہ صحت دعا بھی کفر ہے اور اس کفر میں تمام ملت دیوبند صحابہ کرام سمیت شامل ہے۔ جو معنی بدا کا اہل سنت علماء نے اپنی طرف سے بنا کر شیعوں کی طرف اسکی نسبت دی ہے وہ انکا اپنا بنایا ہوا سفید جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکذبین۔

## مفتی اہل سنت محمد شفیع کا صحت بدا کا اعتراف ملاحظہ ہو

معارف القرآن کی عبارت | ص۳۰۲ ج۵ سورہ رعد آیت ۱۲ آیت یمحوا اللہ ما یشاء کی تفسیر میں مفتی موصوف فرماتے ہیں کہ خلاصہ یہ ہے کہ ہر فرد مخلوق کی عمر، رزق، حرکات و سکنات سب متعین ہیں اور لکھے ہوئے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس نوشتہ تقدیر میں سے جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے وعندہ ام الکتاب یعنی اصل کتاب جس کے مطابق محو و اثبات کے بعد انجام کار عمل ہوتا ہے وہ اللہ کے پاس ہے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔

## برادران اہل سنت کو دیانت کی رو سے دعوت انصاف

ارباب انصاف مفتی موصوف نے آیت یمحوا اللہ کی تفسیر میں جو کچھ فرمایا ہے، اگرچہ اپنے مذہب کی باقی مفسرین کی طرح بھانت بھانت کے اقوال اور باتیں بھی نقل کی ہیں مگر مذکورہ عبارہ بھی مفتی صاحب کی ہے اور جو مفاد مذکورہ عبارت کا ہے اسی مفاد کو شیعہ لوگ بدا کہتے ہیں اہل سنت علماء صرف لفظ بدا سے ڈرتے ہیں مگر مفتی بدا کو اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔ ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اہل سنت علماء نے بدا کا ایک غلط معنی بنا کر شیعوں کے سر تھونپ دیا ہے اور یہ انکی علمی خیانت ہے اور اس بددیانتی سے ان پر خدا اور رسول لعنت بھیجتا ہے اور اس بے حیائی سے صحابہ کرام بھی ان پر خوش نہیں ہونگے اور معنی بدا میں غلط بیانی سے شیخین کی جھوٹی خلافت کو بھی سہارا نہیں مل سکتا



## معنی بدا میں سنی علماء کے شیعوں پر جھوٹ بولنے کا نمونہ ملاحظہ ہو

تفسیر مواہب الرحمن کی عبارت ملاحظہ ہو | پارہ ۱۳ آیت ۳۹ الرعد نواب کا بحر العلوم امیر علی لکھتا ہے رافضی فرقہ کا گمان مردود ہے جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو کبھی کوئی بات ظاہر ہوئی پھر دوسری ظاہر ہوئی تو دوسری کے موافق پھر تیسری وجہ تھی حتی کہ بعض لوگ ان میں سے زعم کرتے ہیں کہ بعد کو نبوت حضرت علی کے واسطے ظاہر ہوئی اور یہ سب کفر و جہالت ہے پھر موصوف ص۲۷۱ پر لکھتے ہیں کہ روافض کا اعتقاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کبھی ایک بات اچھی معلوم ہوئی وہ حکم ہوا پھر دوسری بات اچھی معلوم ہوئی تو پہلا حکم محو اور دوسرا ثابت کیا اور جواب یہ ہے کہ یہ محض جہالت ہے۔

## اہل سنت علماء کو دیانت و انصاف کی رو سے دعوت فکر

ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے۔ یہ سنی عالم جو مالک بحر العلوم بنا ہوا ہے پہلے درجے کا جھوٹا ہے کسی مذہب کی طرف جب کسی قول کی نسبت دی جائے تو اس مذہب کی کسی کتاب کا حوالہ دینا ضروری ہے چونکہ اس نے حوالہ نہیں دیا ہم کہتے ہیں کہ اس نے جو شیعوں کی طرف نسبت دے کر لکھا ہے یہ سب اسکی بکواس ہے۔ اور نامی ملاں سارے لکیر کے فقیر ہیں مسئلہ بدا میں یہ بچارے اپنی کتابوں کا مطالعہ ہی نہیں کرتے۔ اور شیعوں کے خلاف بے ماں کے مفتی بنے ہوئے ہیں۔

## موسیٰ نبی سے خدا تعالیٰ کا تیس راتوں کا وعدہ کرنا اور پھر دس اور بڑھا دینا، قرآن پاک سے یہ صحت بداء کا ٹھوس ثبوت ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۱۱۵ ج ۳ الاعراف
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۲۷۵ ج ۷ الاعراف

وَوٰعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً الاعراف ایت ۱۴۲

ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا اور ہم نے تمام کیا اس کو دس کے ساتھ پس انکے رب کا میقات چالیس راتوں سے پورا ہوا۔

درمنثور کی عبارۃ | مجاہد کہتا ہے کہ تیس راتیں ذوالقعدہ ہے۔ پھر دس اور بڑھیں جناب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ رب تعالیٰ نے میرے ساتھ تیس راتیں ملاقات کا وعدہ فرمایا ہے پس جب موسیٰ رب تعالیٰ سے ملے تو زادہ اللہ عشرا فکانت فتنتھم فی العشر التی زادھا اللہ

رب تعالیٰ نے دس راتیں اور بڑھا دیں اور انکی امت کی گمراہی انہیں دس راتوں میں ہوئی جنکو اللہ پاک نے بڑھایا تھا۔

نوٹ: اللہ پاک کا پہلے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ تھا پھر دس اور بڑھا دیا اسی کا نام ہے بداء اور یہ صاف قرآن میں لکھا ہے پس بداء کا منکر دراصل قرآن کا منکر



قرطبی کی عبارۃ | جناب موسیٰ سے واپسی میں دیر ہوئی اور قوم موسیٰ کو دیر کی وجہ معلوم نہ ہوئی حتیٰ کہ قوم نے کہا کہ موسیٰ یا تو بھول گیا ہے اور یا گمراہ ہو گیا، پس قوم نے معبود برحق کو چھوڑ کر اور خدا بنا لیا۔

فکان فتنتھم فی العشر التی زادہ اللہ بما فعلوا من عبادۃ العجل

اور قوم کی گمراہی اور بچھڑے کو پوجنا انہی دس راتوں میں ہوا جنکو اللہ نے زیادہ فرمایا تھا۔

## منکرین بداء دیانت کی رو سے جواب دیں

اللہ تعالیٰ نے جب موسیٰ نبی سے ۳۰ راتوں کا وعدہ فرمایا تھا تو پھر اس وعدہ کو پورا کیوں نہ فرمایا اور ۱۰ راتیں اور کیوں بڑھا دیں، اور ان دس راتوں کے بڑھانے سے قوم موسیٰ بھی گمراہ ہو گئی، اگر اللہ نے ۱۰ راتیں بڑھانی تھی تو پہلے تیس کا وعدہ کیوں فرمایا تھا شیعہ مذہب والے تو یہ کہتے ہیں کہ اللہ پاک کو بداء ہو گیا تھا اور سنی بھی تو اپنی طرف سے کوئی وجہ بیان کریں۔

ارباب انصاف قوم معاویہ خیل کی مسئلہ بداء میں بہت بڑی بے انصافی ہے جب یہ بداء قرآن پاک سے ثابت ہے تو سنی بھائیوں کی یہ علمی خیانت ہے کہ ان آیات کا کوئی جواب بھی انکے پاس نہیں ہے، اور شیعوں کے خلاف انکا غوغو بھی جاری ہے۔

سکھلائے بنو امیہ اور کلاب بنو مروان پر ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ تم نے تمام زمانوں میں صرف شیعوں کی مخالفت پر ہی گزارہ کیا ہے، اور تمہارے ہاتھ پلے کچھ بھی نہیں ہے تم نے صرف بداء بداء کا رٹا ہی لگایا ہوا ہے اور اسکے علاوہ حقائق کی تمہیں کوئی خبر ہی نہیں

## حضرت یونس نبی کا اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کرنا اور پھر عذاب کا نہ آنا صحت بداء کا قرآن پاک سے ٹھوس ثبوت ہے

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ اور یونس نبی جب غضب ناک ہو کر گئے پس اس نے گمان کیا تھا کہ ہم ان پر قدرت نہیں رکھتے الانبیاء آیت ۸۷ ۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص $\frac{۳۲۳}{ج۴}$

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص $\frac{۲۳۲}{ج۶}$

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص $\frac{۱۹۱}{ج۳}$

| | |
|---|---|
| درمنثور کی عبارۃ | ابن مسعود صحابی فرماتے ہیں کہ نبی پاک نے فرمایا کہ یونس نبی نے اپنی قوم کو حق کی دعوت دی قوم نے انکار فرمایا ۔ پس جناب |

یونس نے قوم سے فرمایا کہ فلاں دن تمہارے اوپر عذاب نازل ہوگا پھر خود کہیں باہر چلے گئے جب وہ دن آیا تو قوم کے سروں پر عذاب الٰہی کے بادل منڈلانے لگے قوم نے اللہ کی بارگاہ میں سچے سے توبہ کرلی اور عذاب ٹل گیا ۔ جناب یونس کو جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ قوم کے سامنے میں نے جھوٹ بولا ہے پس اس قوم میں میں نہیں جاؤں گا اور غضب ناک ہو کر وہاں سے چلے گئے ۔

نوٹ ۔ اس قصہ قرآنی میں شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ پاک کو بداء ہوا ہے پس بداء قرآنی مسئلہ ہے اور اسکا منکر قرآن کا منکر ہے

| | |
|---|---|
| تفسیر مظہری کی عبارۃ | ذھب عن قومہ مغاضباً لوبہ اذ کشف عن قومہ العذاب بعدما وعدھم وکرہ ان یکون بین قوم |

جربوا علیہ الخلف فیما وعدھم الخ

جناب یونس رب تعالیٰ سے غضب ناک ہو کر قوم کو چھوڑ کر چلے گئے جب معلوم ہوا کہ قوم سے عذاب ٹل گیا ہے اور میرا وعدہ غلط ہو گیا ہے ۔ اور اس قوم میں رہنا یونس نبی نے ناپسند کیا کہ جس نے انکی وعدہ خلافی کا تجربہ کرلیا ۔

## منکرین بداء مولانا صاحبان کو دعوت فکر

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہم نے تین عدد آیات قرآنی صحت بداء کے لیئے پیش کی ہیں ، اور تمام اہل سنت علماء کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکر دی ہے کہ وہ ان آیات کے بارے تحقیق فرمادیں ۔ جس مطلب کو یہ آیات قرآنی روشن کرتی ہیں ہم شیعہ مذہب والے اسی مطلب کو بداء کہتے ہیں ۔ اور کچھ ملاؤں جو اولاد ملا ہیں انہوں نے اپنی طرف سے کچھ جھوٹے الزامات بنا کر ہمارے خلاف ہرزہ سرائی کی ہے ہم ان بنو امیہ کے کتوں پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ انکی غلط بیانی سے نہ ہی ہمارا کوئی نقصان ہو سکتا ہے ۔ اور نہ ہی ابوبکر اور عمر کی جھوٹی خلافت کی ہلتی ہوئی چولوں کو ٹھیک لگ سکتی ہے ۔

ہم قوم معاویہ خیل کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ کراچی سے لے کر درہ خیبر تک اگر کوئی دیوبندی مولانا ہمارے ساتھ اس مسئلہ بداء میں تبادلہ خیالات کرنا چاہتا ہے تو ہم ہر وقت حاضر ہیں

# آخری گزارش اہلِ اسلام سے

ارباب انصاف ہم نے مسئلہ کلمہ اور اذان اور بداء میں برادران اہل سنت کی تحریرات کا نظر انصاف سے مطالعہ کیا ہے
مسائل میں علماء اہلسنت شیعوں کے خلاف جتنا جھوٹ بول سکتے تھے
انہوں نے بولا ہے، معلوم ایسا ہوتا ہے کہ صحابہ کرام نے شیعوں کے خلاف
جھوٹ بولنے کے لئے ان کی خصوصی ڈیوٹی لگادی ہے، کراچی سے درہ
خیبر تک کے علماء اہلسنت کو ہم برادرانہ دعوتِ فکر دیتے ہیں کہ وہ اپنی
اور ہماری کتابیں سامنے رکھیں اور وہ پہلے اپنی اذان اور کلمہ اور بداء
اپنی کتابوں کی روشنی میں بیان کریں اور قرآن پاک کی کسی آیت سے
وہ کلمہ اسلام اس ترتیب کے ساتھ پیش کریں، جس ترتیب سے
انہوں نے ویگنوں وغیرہ پر لکھا ہوا ہے اور پھر اپنی اذان پر
شیعوں کے اعتراضات کا جواب پیش کریں، پھر مسئلہ بداء کی اپنے
عقیدہ میں صفائی پیش کریں، شیعہ لوگ بقول سنی علماء کے دین سے
دور ہیں۔ مگر سنی علماء جو اپنے آپ کو دین خدا کا پاسبان ظاہر کرتے ہیں
وہ ہمیں جواب دیں کہ اس وقت سنیوں کا دین پانچ حصوں میں بٹا ہوا ہے
دینِ اہلحدیث، دینِ حنفی، دینِ مالکی، دینِ حنبلی، دینِ شافعی،
تم ہمیں صفائی دیں کہ ان پانچ میں سے سچا کون ہے، اور جھوٹا کون،
بلکہ تم ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتاوے بھی دیتے ہو،

ختم شد رسالہ ہذا ۱۹/۲/۹۱ء

خادم مذہب علی شاہ مردان وکیل آل محمد غلام حسین نجفی فاضل عراق

۱۵ ویں پیشکش

## ہمارے شعبہ تبلیغ کی دیگر مطبوعات

مؤلف: علامہ غلام حسین نجفی

- جاگیر فدک
- سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم
- قول مقبول فی اثبات وحدت بنت رسول
- ماتم اور صحابہ
- حقیقت فقہ حنفیہ بجواب حقیقت فقہ جعفریہ
- قول سدید در جواب وکلاء یزید
- کردار یزید بجواب خلافت معاویہ و یزید
- اسلامی نماز و دیگر عبادات بمطابق فقہ جعفریہ
- بغض بنو امیہ معاویہ بجواب خلافت بنو امیہ معاویہ
- بنو امیہ اور معاویہ کی خلافت نص قرآنی سے باطل

کیا ناصبی مسلمان ہیں در جواب
کیا شیعہ مسلمان ہیں (زیر طبع)

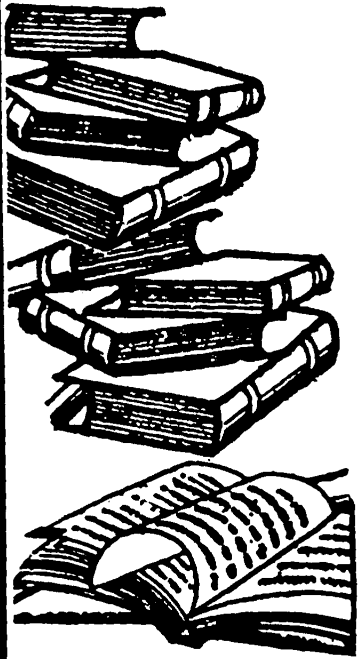

**مومنین حضرات:** مسئلہ ماتم ہو یا مسئلہ خلافت کسی بھی نوع کا کوئی حوالہ معلوم کرنا ہو تو جوابی خط لکھیں فوراً جواب دیا جائیگا اس کے علاوہ جہاں کہیں مذہب شیعہ پر حملہ ہو کوئی مولوی ملاں تنگ کرے تحریراً تقریراً جس قسم کی ضرورت پیش آئے فوراً رجوع کریں انشاءاللہ فوراً عملی اقدام کرکے آپکو مطمئن کیا جائیگا۔

---

پتہ: مجاہد اسلام علامہ غلام حسین نجفی سرپرست شعبہ تبلیغ و مدرس جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور